New Era Magazine

کھکھلاہٹیں

از فری نواب

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

کھلکھلاہٹیں

از قلم فری نواب

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

ہل پارک کی پچھلی جانب گلستان انیس والے روڈ پر یہ نو خوبصورت گھر لائن سے بنے تھے. گھروں کو دور سے دیکھ کر ہی ایسا محسوس ہوتا کے نو بھائی ہیں جو محبت سے باہوں میں باہیں ڈالے کھڑے ہیں لیکن یہ سوچ بالکل غلط نکلتی جب معلوم ہوتا کے یہ نو نہیں آٹھ بھائی ایک بہن ہیں.

شایان میر اور انکی بیگم ملیحہ شایان جنکو سب داجان اور دی جان کہتے ہیں اس گھروں کی صف کے درمیانی گھر میں رہائش پذیر ہیں. انکے کل آٹھ بیٹے ہیں ماشاللہ سے اور ایک بیٹی ہیں. چار بیٹے انکے گھر کے دائیں جانب اور چار بائیں جانب رہتے ہیں اور بیٹی بیچ کی بلی کی مانند درمیان میں انکے ساتھ ہی پھسی ہوئی ہیں.

انکے خاندان میں چار نسلیں ہیں. بڑی پود جس میں پچیس سے سترہ سال تک کے لڑکے ہیں. منجھلی پود جس میں بیس سے پندرہ سال تک کی لڑکیاں ہیں. انجھلی پود جس میں سترہ سے ایک سال تک کے لڑکے ہیں چھوٹی پود جسمیں پندرہ سے ایک سال تک کی لڑکیاں ہیں.

بیٹی کا نام سلطانہ ہے اور انکے میاں سلیم صاحب اور ماشاللہ ماشاللہ اللہ نظر بد سے بچائے انکی خیر سے چار بیٹیاں ہیں ایک سال کے فرق سے ترتیب وار مریم (پندرہ سال)

عائشہ (چودہ سال) نائمہ (تیرہ سال) اور نبیہا (بارہ سال). اور ایک بیٹا ہے نام جسکا مصباح ہے اور عمر بیس سال ہے. نام میں کیا رکھا ہے کو مد نظر رکھتے ہوئے انکے نام پر مت جایئے گا.

پھر سب سے بڑے بیٹے خالد میر جو سلطانہ بیگم سے دو سال چھوٹے ہیں انکی بیگم فریحہ چار بچے ترتیب وار تسکین (انیس سال), مدیحہ (بارہ سال), غزنوی (اٹھائیس سال), نویان (بارہ سال).

ان سے چھوٹے ولید میر. بیگم صائمہ بچے ترتیب وار تسنیم (انیس سال) ھادیہ (تیرہ سال) عمار (بائیس سال) اور سعد (پندرہ سال).

ان سے چھوٹے حمید میر. بیگم سائرہ بچے ترتیب وار تزئین (سولہ سال), زرین (چودہ سال), برہان (چوبیس سال), عثمان (بارہ سال).

ان سے چھوٹے سعید میر. بیگم مہوش بچے ترتیب وار تحریم (بیس سال) حفصہ (چودہ سال) حسن (اکیس سال) اور ہادی (تیرہ سال).

ان سے چھوٹے فرید میر. بیگم فاطمہ. بچے ترتیب وار اریشہ (سولہ سال) فبیحہ (چودہ

سال)حذیفہ(چوبیس سال)اورروہان(گیارہ سال).

ان سے چھوٹے نوید میر. بیگم فائزہ.بچے ترتیب وار حدیقہ(بیس سال)کنزہ(دس سال)فیضی(اکیس سال)اورنوید(اکیس سال).

ان سے چھوٹے معید میر. بیگم بریرہ.بچے ترتیب وار حنیفہ(اٹھارہ سال)ہنیہ(گیارہ سال)یحیی(چوبیس سال)اورزوہان(چودہ سال).

ان سے چھوٹے ماجد میر. بیگم مسکان اورایک بیٹی دانیہ(سترہ سال).

ان سے چھوٹے..اوہ معذرت بس اتناساہی خاندان ہے انکا..

)نوٹ:اس تعارف کورٹ لیں آگے جاکرآپکوآسانی ہوگی(

☆________________________________☆

رات کا یہ واحد وقت ہوتا تھا جب ان نوگھروں میں کچھ نام کو خاموشی نظر آتی ورنہ تو شور شرابہ انکے گھر کی باندی تھی.بی جان کے گھر میں اینٹر ہو تو درمیان میں پورچ اور اسکے دونوں جانب لان تھا جہاں جھولے لگے ہوئے تھے.بائیں جانب بڑے چار بھائیوں کے گھر کو جانے والا گیٹ تھا اور دائیں جانب چھوٹوں کا.پورچ سے سیدھا

دروازہ کھول کر اینٹر ہو تو ایک بڑا عالیشان سالا ونج. گراونڈ پر اوپن کچن, ڈائننگ روم, ٹی وی لاونج, ڈرائینگ روم تھا اور اوپر والے فلور پر چاروں پودوں کے لیئے ایک ایک ایک عالیشان سا کمرہ تھا جہاں سب سما جائیں اور اس سے اوپر چھت .

آج کے دن لڑکیوں کا نائٹ سٹے تھا. منجھلی پودوالے کمرے میں تسکین, تسنیم, تزئین, تحریم, اریشہ, حدیقہ, حنیفہ اور دانیہ کمرے کے درمیان میں دائرہ ڈال کر بیٹھی تھیں.

"یار پتا ہے کیا کل میں نے فیضی کو چھپ کر فرتج میں سے کچھ کھاتے دیکھا تھا!" حنیفہ نے سب کو متوجہ کیا.

"ہائیں اسکا روزہ نہیں تھا کیا! ویسے تو بڑا روزہ روزہ کرتا پھرتا ہے اور خود ہی روزہ نہیں رکھا" تسکین نے اپنا چشمہ ناک سے پیچھے کرتے ہوئے کہا.

"یہی تو اور اوپر سے جیسے ہی میں کچھ کھانے بیٹھوں فوراً نازل ہو جاتا ہے, جن کہیں کا" اریشہ نے بھی حصہ ڈالا. دانیہ اریشہ کی گود میں سر رکھے موبائل استعمال کر رہی تھی اور تحریم اپنی کتاب میں گھسی پڑی تھی.

"کیا تم لوگوں نے نیلم کا مرکت ناول پڑھا ہے؟"تحریم نے اپنی چینی آنکھیں کتاب سے اٹھا کر ایک نظر سب پر ڈال کر پوچھا.

"ہاں ہاں میں نے پڑا تھا یار کیا ناول ہے اور اسکا ولن منہاج عضحاک ہائے! ٹھاہ کر کے اسکی باتیں دل پر لگتی ہیں"حنفیہ فوراپر جوش ہو کر چیخی اور ایک ہاتھ سینے پر مارا.

"مصیبت ایک تو تمہاری یہ بڑی بری عادت ہے. بات کم کرتی ہو چیختی زیادہ ہو"حنیفہ کے پاس بیٹھی حدیقہ نے اسے دھکا دیا اور خود انگلی کان میں گھمانے لگی.

"دفعہ دور ہمیشہ گرتی پڑتی رہا کرو!"تزئین نے اپنے اوپر گری پڑی حنیفہ کو دوسری طرف دھکا دیا. ساری ہی ہی کر کے ہنسنے لگیں.

"منحوس ماریوں!!"حنیفہ نے ایک ایک دھموکہ حدیقہ اور تزئین دونوں کو جڑا.

"کیا مصیبت ہے یار اپنی یہ پھٹے ڈھول جیسی آوازیں بند کرنے کا کیا لوگے؟"موبائل استعمال کرتی دانیہ نے کوفت سے سب کو گھورا.

"دور فٹے منہ تیرا پاپا کی پری, کبھی ہمیں کھل کر جینے نہ دینا موٹی ہاتھی گینڈی!!"

تسکین نے ایک زوردار گھوری دانیہ کو ڈالی تو اتنے سارے القابات سے نوازے جانے

پر دانیہ فوراًاٹھا کھڑی ہوئ اور الماری کی طرف بڑھی. موبائل الماری میں رکھ کر وہ خود کو گھورتی تسکین کے پاس اور اسکے ابل مٹھی میں پکڑ کر کھینچے.

"ہائے ماں!! جنگلی انسان!!! میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گی!!" تسکین نے بھی اپنا چشمہ اتار کر سائیڈ پر ڈالا اور دانیہ کے دونوں بال مٹھی میں جکڑ لیے.

"تیری تو ایسی کی تیسی!!" دانیہ نے مزید زور سے تسکین کے بال کھینچے تو ساری مل کر ہو ہو کرتی تالیاں بجانے لگیں. تبھی زوردار دروازہ بجنے کی آواز آئ تو وہ ساری اچھل کر اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئیں.

"دیکھنا ضرور وہ ہٹلر ہو گا" خوفزدہ سی کہتی حنیفہ جلدی سے رینگ کر بیڈ کے نیچے ہو گئ.

"ککون" ڈرتے ڈرتے اریشہ نے پوچھ لیا.

"کھولو بھئ میں ہوں" مریم کی آواز سنکر سب نئ ے سکون کا سانس لیا اور اریشہ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولدیا تو اپنے نیل پینٹ لگے ہاتھوں سے بالوں کو جھٹکتی وہ منہ بناتی اندر داخل ہوئ. ان چاروں بہنوں کا سوگ ہی الگ تھا.

"کیا تم لوگوں کو تمیز نہیں ہے کے کسی کے گھر میں جاتے ہیں تو یہ پاگل پنا نہیں مچاتے, میں بات کرتی ہوں دی جان سے دھکے مار کر وہ تم کو یہاں سے نکالیں تم لوگ تو...."

ایک نظر بیڈ کے نیچے سے جھانکتی حنیفہ اور بمب پھٹے بالوں والی تسکین اور دانیہ پر ڈال کر وہ اپنی چچ چچ شروع کر چکی تھی. اسکی بکواس سے بیزار ہو کر اسکو اگنور کرتی سب کسی کسی کام میں لگ گئیں تو اپنی اتنی بے عزتی پر وہ پاوں پٹختی واپس چلی گئ. حنیفہ نے جلدی سے بیڈ کے نیچے سے نکل کر ایک ہوائی لات اسکو ماری اور دانیہ نے دھاڑ سے دروازہ بند کر دیا. ساری اپنی اپنی جگہوں پر واپس آکر بیٹھ گئیں.

"تو کہاں تھے ہم؟" اریشہ نے پہل کری تبھی لائٹ چلی گئ. پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوب گیا.

"دے مار ساڑے چار!" حنیفہ کی آواز پر سب نے غائبانہ اسے گھورا.

"چلو بھئی اب جنریٹر کون چلائے گا" حدیقہ نے ایک گمبھیر مسئلے کی طرف سب کو دھیان دلایا. جنریٹر گھر کے اندر رکھا ہوا تھا تو گھر کے ہی کسی فرد کو جلانا پڑتا اور یہ اصول تھا کے جو پودر ہنے آئے گی جنریٹر جلانے کی ذمہ داری اسی کی ہو گی.

"حنیفہ کی باری ہے کتنا عرصہ ہو گیا یہ ہر دفعہ بہانے بنا دیتی ہے" تزئین نے تو ہاتھ

جھاڑ دیے.

"چلو بھئ شاباش اٹھو نکلو" پاس بیٹھی تحریم نے ہونق بنی حنیفہ کو لات ماری.

"نئ نئ اللہ کا واسطہ میرے ساتھ یہ ظلم نہ کرو. وہ ہٹلر آ گیا تو میں کہاں جاو نگی, خدا کو مانو یار مجھ پر رحم کرو ایسا نہ کرو" حنیفہ کی گڑ گڑاہٹ کو اگنور کیے سب نے ملکر دھکے دیکر اسے کمرے سے باہر نکال دیا اور پیچھے سے دروازہ بند کر دیا.

"منحوسوں!!! دروازہ کھولو!! میں نہیں جاو نگی!!! اچھا میرا دوپٹہ تو دے دو!!" آخر کار جب اسکی کسی منت پر دراوزہ نہیں کھولا تو دروازے کو ایک لات مارتی وہ پاس پڑے کپرڈ کی طرف بڑھی اور اسمیں سے ایک موم بتی اور ماچس نکالی. موبائل اندر رہ گیا تھا تو اب اسی سے کام چلانا تھا.

اللہ کرے مر جاو! کیڑے پڑیں تم سب کو! تمہارا ابھی نکاح پڑھا دیا جائے گاوں کے گوار جاہل لوگوں سے! مار مار کر وہ تمہارا حشر نشر کر دے!" بد دعائیں دیتی وہ موم کی لو کے گرد ہاتھ رکھتی سیڑھیاں اترنے لگی. وہ آخری سیڑھی اتر کر کو نا مڑی تو سامنے سے کسی بڑے سے وجود کو کھڑے دیکھ کر زور سے چیخنے لگی.

غزنوی جو ابھی آفس سے واپس آیا تھا اور دی جان کے کمرے میں جا رہا تھا اچانک اپنے سامنے موم بتی کی روشنی میں خوفناک نظر آتی حنفیہ کو دیکھ کر اسنے گھبرا کر ایک قدم پیچھے لیا اور اسکی نا ختم ہونے والی چیخوں کا گلا گھونٹتے منہ پر ہاتھ رکھا. ہوش و حواس بحال آئے تو سامنے کھڑا غزنوی اسے نظر آیا. گالیوں کی ایکٹرین تھی جو اسکے منہ سے نکلی تھی. دل ہی دل میں .

غزنوی نے آنکھیں پھاڑ کر خود کو دیکھتی حنیفہ کے منہ سے ہاتھ ہٹایا. وہ فورا باہر کی طرف بڑھی تو غزنوی نے اسکا بازو دبوچ کر اسے روکا.

"کہاں جا رہی ہو"!

"وہ جنریٹر بھگا میرا مطلب چلانے "گھبرا کر الٹا سیدھا جواب دیتے اسنے بتایا تھا.

"دوپٹہ کہاں ہے ؟"اب کی بار وہ غصہ سے دبی آواز میں غرایا.

"وہ کمرے میں رہ گیا"اس دفعہ حنیفہ بھی ہتھیار کے طور پر آنکھوں میں آنسو بھر لائی جسے دیکھ کر وہ تھوڑا نرم پڑا.

"اچھا جاو. کمرے میں واپس, میں چلا دونگا جنریٹر "اپنی جیب سے موبائل نکالتے اسنے

حنیفہ کو واپس جانے کا کہا اور ٹارچ کی روشنی میں خود جنریٹر والی سائیڈ بڑھ گیا. چھوٹے پر آنسوؤں کو پرے پھینکتی وہ تیز گام کی سپیڈ سے اوپر بھاگی اور دھڑ ادھڑ دروازہ بجاڈالا.

اندر بیٹھی اریشہ نے ہڑ بڑا کر دروازہ کھولا تو موم بتی کو پھینک کر اندازے سے اسنے اریشہ پر دھاوا بول دیا. تبھی لائٹ بھی بحال ہو گئ. ساری ملکر اعیشہ کو مار کھاتے دیکھ کمنٹری میں لگی تھیں.

☆ ________________________________ ☆

چلو بھئ چلو بس بہت ہو گیا. ڈھائ بج رہے ہیں اور ابھی سحری بھی تیار کرنے ہے. اگر وہ بڑی پو د آ گئ تو مشکل ہو جائے گی" جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتی حدیقہ نے لات مار مار کر سب کو اٹھانا شروع کیا.

"سنکی عورت! میں تمہارا اگلا دبادونگی گردوبارہ مارا تو!" حنیفہ نے ایک دھموکہ حدیقہ کی پیٹھ پر جڑا.

"حنیفہ تم پر غزنوی بھائ کا اثر آرہا ہے. وہ تمہیں سنکی عورت کہتے ہیں نہ" تحریم نے سنجیدگی سے کہا.

"نہیں ں ں س!!!"دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ کر چیختی حنیفہ زمین پر ڈھے گئ.

"دوزخیی میرا مطلب ہے جنتی عورت ذرا اپنی آواز کا والیوم آہستہ رکھیے!"حنیفہ کو دوزخی کہتے کہتے اسکی گھوری پر تسنیم نے فورا پٹڑی بدلی.

"چلو بھئ اٹھ جاو بہت مستی ہو گئ,اگر سحری وقت پر تیار نہیں کی تو جوتے پڑیں گے, چلو سب لائن بناو!"تسکین نے سب کو حکم دیا تو وہ سب دوپٹہ باندھ کر ایک لائن میں کھڑی ہو گئیں.سب سے آگے کھڑی اریشہ نے دروازہ کھولا.

"اٹینشن!چلو!"مارچ کرتی وہ ساری لائن سے سیڑھیاں اتریں اور کچن کی طرف بڑھنے لگیں تبھی دانیہ نے اپنے آگے کھڑی تحریم کے سر پر تھپڑ مارا.

"کیا مصیبت ہے!"وہ پھاڑ کھانے کو دوڑی.

"تم مصیبت ہو!"دانیہ نے مزے سے جواب دیا.

"مصیبت ہون گی تم تمہاری اگلی پچھلی نسل ہو گی مصیبت!"غصہ سے کہتے تحریم واپس آگے مڑ گئ تو ساری کھی کھی کر کے ہنسنے لگیں.

کچن میں پہنچ کر سب لائن سے کھڑی ہو گئیں تو تسکین انکے سامنے آ گئ.

"توشروع کرتے ہیں, آج کے دن پراٹھے بنانے کی ذمہ داری....."ساری سانس روکیں کھڑی تھیں کیونکہ پراٹھے بنانا انہیں سب سے مشکل کام لگتا تھا.

"حنیفہ کی ہے!!تالیاں!!"ساری مل کرتالیاں بجانے لگیں.

"میں تمہارا منہ نوچ لونگی نند گلی کا گند بتاؤ مجھے کونسے جنم کا بدلہ لیاہے تم نے!!"حنیفہ بے بسی سے بس پنجے دکھا کر رہ گئی کیونکہ سحری بنانے کے ٹائم پنجوں کااستعمال ممنوع تھا.

"چلو میلا بے بے روتے نہیں ہیں"اسکو پچکار کر کہتی وہ باقیوں کو کام بانٹنے لگی.

"حدیقہ تم کباب فرائی کروگی, تحریم تم سلاد کاٹو گی, تسنیم تم داجان اور دی جان کا پھیکا کھانا پکاؤگی, تزئین تم چائے پکاؤگی, دانیہ تم لسی بناؤگی, اریشہ تم دستر خوان لگاؤگی, چلو بھئی شروع ہوجاؤ"

"ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ تم کیا کروگی؟"حنیفہ نے ایک ابرو اچکا کر پوچھا.

"ممیں میں تم سب کی نگرانی کرونگی"تسکین نے گربڑا کر اپنا چشمہ پیچھے کیا.

"اچھا بہت ہی اچھے! شرافت سے ادھر آکر میرے ساتھ پراٹھے بنواو!"ایک گھوری

ڈال کر وہ دوبارہ سے اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئ تو تسکین کو ناچار اسکا ساتھ دینا پڑا.

کافی دیر خاموشی سے کام ہوتا رہا.

"ہائے گرلز کیا ہو رہا ہے؟" کوئ ساڑے تین بجے جا کر سارے لڑکے وارد ہوئے.

حنیفہ جا کر نویان کے سامنے خاموشی سے کھڑی ہو گئ. نویان جو دانیہ کی جانب دیکھ رہا تھا اچانک منڈی گھمائ تو حنیفہ پر نظر پڑتے ہی اسکی چیخ نکل گئ. سفید آٹا منہ پر ایسے لگا ہوا تھا جیسے تھال میں منہ دے مارا ہو اور پسینہ تو مانو ندیاں بہہ رہی تھیں.

"خدا کو مانو حنیفہ کیا تھال میں بیٹھ کر آٹا گوندھ رہی تھیں. تمہارا یہ چہرہ بھائ کو دکھا دیا نا تو انہوں نے صرف شادی سے انکار نہیں کرنا بلکہ ڈر بھاگ جانا ہے" نویان کی بات پر حنیفہ نے اسے ایک تھپڑ لگایا.

"ہمیشہ منحوس ہی بولنا تم! منحوس آدمی!" بڑبڑاتی وہ دوبارہ چولہے کے پاس آ گئ.

"اور تسکین جی کیا ہو رہا ہے" تسکین کے پاس سلیب سے ٹیک لگاتے فیضی نے بڑے انداز سے پوچھا.

"لڈیاں ڈال رہی ہوں تم ڈالو گے" تسکین کے پھاڑ کھانے والے انداز پر سب کا قہقہہ

گونجا تو فیضی کھسیا کر سیدھا ہوا

"نہیں نہیں تم ہی ڈال لو" منہ بنا کر کہتا وہ کچن سے ہی باہر چلا گیا. باقی سارے لڑکے بھی باہر تشریف لے گئے کیونکہ تائیاں چاچیاں آچکی تھیں.

"ہائے کمبختوں ابھی تک افطاری تیار نہیں کی تم لوگوں نے جلدی جلدی ہاتھ چلاؤ وقت نکلا جا رہا ہے!" فریحہ بیگم سینے پر ہاتھ مار کر بولیں.

"نہیں وقت نہ ہوا موی ٹرین ہو گی جو نکلے جا رہی ہے" تسنیم نے کڑھ کر سوچا.

"ارے بھا بھی کیا ہو گیا ہے بچیاں ہی تو ہیں کر لیں گی نہ" صائمہ بیگم نے پیار سے کہا.

"نہ صائمہ نہ ان ننھی ننھی کاکیوں کو ایسے چھوٹ دے دی تو کام تو گیا جہنم میں اور سحری گئی بھاڑ کے چولے میں, میری اور تمہاری ایسی کی تیسی کر کے رکھ دینگی اور پھر ہم بس منہ تکتے رہ جائیں گے, اری اری حنیفہ بیٹا تم یہ اتنی گرمی میں کیا کر رہی ہو" صائمہ کو جواب دیکر محبت سے وہ اپنی بہو کی طرف مڑیں.

"ہائے!!" حنیفہ انکی طرف مڑی تو اسکی شکل دیکھ کر انہوں نے دہل کر اپنے سینے پر ہاتھ رکھا.

☆______________________________☆

ہائے!!"حنیفہ انکی طرف مڑی تو اسکی شکل دیکھ کر انہوں نے دہل کر سینے پر ہاتھ رکھا.

"حنیفہ بیٹے یہ کیا حال بنایا ہوا ہے, ضرور اس تسکین نے ہی تمہیں کام پر لگایا ہوگا, اسکو تو میں سوجوتے لگاوں, اللہ ایسی نافرمان اولاد کسی کو نہ دے , جاو بیٹا منہ دھو کر آو جاکر"اسکو پچکارتیں اور تسکین کو لتاڑ کرتائی امی (تسکین اور غزنوی کی امی) باہر کی طرف بڑھیں. حنیفہ بھی خوشی خوشی سب کو زبان چڑا کرا چھلتی کودتی باہر کی طرف بڑھنے لگی تو بریرہ بیگم نے بازو سے پکڑ کراسے کھینچا.

"کچھ ہوش کے ناخن لو, ساس نے کہہ دیا کے کام نہ کرو تو کیا تم ہاتھ پر ہاتھ ڈال کر بیٹھ جاوگی بے وقوف لڑکی, اور میں نے کل ہی تمہیں کہا تھا کے غزنوی کی چائے اپنے ہاتھ سے بنایا کرو, جاو چلو اب اور اگر دوبارہ ایسے اچھلتے کودتے دیکھا تمہیں تو تھپڑ لگادونگی, چلو جاو چائے بناو جاکر!"بریرہ بیگم نے اسے جھاڑا تو ساری کھی کھی کرکے ہنسنے لگیں.

حنیفہ منہ بنا کر چولہے کی طرف بڑھی اور وہاں کھڑی تسنیم کو سائیڈ پر دھکا دیا.

"منحوس عورت چلو دفعہ ہو!"تزئین ہونق بنی اسکو دیکھنے لگی .

"آجا بیٹا آجا, صدمہ میں نہ جا" تسنیم نے اسے پچکارتے اپنے پاس کیا.

"عجیب مصیبت ہے! چائے نہ ہوئی چرس ہو گئی, جب دیکھو چائے چائے چائے, اور ہو بھی میرے ہاتھ کی, جیسے میں نے نہ بنائی تو مر جائینگے, پھر یہ نہیں ہوتا کے کچھ تعریفی الفاظ ہی منہ سے پھونٹ دیں, نہیں حلق سوکھ جاتا ہے تعریف کرتے ہوئے" اسکی بڑبڑاہٹیں عروج پر تھیں. ساری مسکراہٹ دبا کر اپنا اپنا کام کرنے لگیں. پھر سحری کیلیئے دستر خوان بچھایا گیا. ڈائننگ روم اچھا بڑا تھا. وہاں دو لائنیں دستر خوان کی لگ جاتیں ایک پر مرد اور ایک پر عورتیں. پونے چار بجے سب دستر خوان پر بیٹھ گئے. بچے بھی جھولتے جھلاتے جھونکے کھاتے منہ بنائے بیٹھے تھے. لڑکیاں سرو کر رہی تھیں.

"ماشاللہ بھئی پراٹھے تو لگ رہا ہے حنیفہ نے ہی بنائے ہیں" تایا ابو (خالد میر) نے ایک پراٹھا اٹھا کر چہرے کے سامنے کیا جو درمیان میں کئی جگہوں سے پھٹا ہوا تھا. حنیفہ نے مسکرا کر دوپٹہ کا کونا منہ میں داب لیا. غزنوی نے اسکی حرکت پر سر جھٹکا. اسکی انہیں بے وقوفانہ حرکتوں سے وہ شدید نالاں رہتا تھا. بریرہ بیگم بھی سر پیٹ کر رہ گئیں. پھر وہ ساری بھی لائن سے سحری کرنے بیٹھ گئیں.

"بچے یہ سالن ڈال لاو" داجان نے پیالہ بلند کیا تو بریرہ بیگم نے حنیفہ کو ٹھوکا دیا.

"بھئی کیا ہے پوری دنیا میں میں ہی بچی ہوں سالن ڈالنے کیلیئے, ہنہہ" غصہ سے سوچتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور داجان کے ہاتھ سے پیالہ لیکر وہ کچن میں گئی. پھر پیالہ بھر کر لائی اور یحیی (حنیفہ کا بھائی) کی جانب سے پیالہ دینے کو آگے بڑھی تو بریرہ بیگم نے آنکھوں سے غزنوی کی طرف اشارہ کیا. حنیفہ کو سمجھ نہیں آیا تو اسنے کیا ہے کا اشارہ کیا. اب کی بار بریرہ بیگم نے تھپڑ دکھا کر اشارہ کیا تو وہ منہ بناتی غزنوی کی طرف مڑ گئی.

"سنیں یہ رکھ دیں" آہستہ آواز میں انتہائی تمیز سے اسنے غزنوی کو مخاطب کیا تو پورے خاندان نے اسے حیرت سے اسے دیکھا.

"آپی کا دماغ خراب ہو گیا" ہنیہ (حنیفہ کی بہن) نے اپنے ساتھ بیٹھی کنزہ (حدیقہ کی بہن) کے کان میں کہا.

"کڑی پغلیٹ ہو گئی ہے" اریشہ دانیہ کے کان میں پھسپھسائی. تبھی غزنوی نے پیالہ لینے کو ہاتھ بڑھایا تو شرماتی گھبراتی حنیفہ کا دل میرا مطلب ہے ہاتھ پھسلا اور دھڑام سے سارا سالن غزنوی کی قمیض پر تشریف فرما ہو گیا. گرم گرم سالن گرنے کی وجہ سے غزنوی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا. حنیفہ منہ کھولے آنکھیں پھاڑے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے کچھ سمجھ نہیں آرہا. پورے خاندان کا چھوٹے سے چھوٹا بچہ لیکر بڑے سے بڑا آدمی

منہ پر ہاتھ رکھے نزلہ گرنے کا منتظر تھا. غصہ کے مارے غزنوی کا چہرہ سرخ ہو گیا.

"یہ کیا بد تمیزی ہے سنکی عورت, آنکھیں ہیں کے بٹن, یہ تمہارے ہاتھ قابو میں کیوں نہیں رہتے "دبی آواز میں غزنوی غرایا تو وہ فورا اپنی آنکھوں میں آنسو بھر لائی لیکن آج غزنوی ان آنسوؤں کے جال میں نہیں آنے والا تھا تبھی سر جھٹک کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا. حنیفہ بھی بھاگ کر کچن میں آ گئی. ایک ایک کر کے ساری لڑکیاں کچن میں آتی گئیں. وہ صدمہ کے سے انداز میں فرش پر چوکڑی مارے بیٹھی تھی انکو دیکھ کر فورا جذباتی ہو گئی.

"دیکھا دیکھا تم لوگوں نے کیسے مجھے بے عزت کر دیا تمہارے اس کھڑوس بھائی نے, اللہ پوچھے اسے بیوی کے ساتھ کوئی ایسا کرتا ہے "وہ دوپٹہ منہ پر رکھ کر نوٹنکی کرتی پھپھک کر رو دی.

"بیوی نہیں منکوحہ "تسنیم نے تصحیح کی.

"او یار تمہیں کس نے کہا تھا کے اندھوں کی طرح کام کرو بندہ چائے گراتا ہے کافی گراتا ہے تم نے بھی تو لے دیکر سالن کا پورا ڈونگا ہی گرا دیا نہ, اب غصہ تو کرنا تھا انہوں نے "تزئین نے تھوڑی تسلی دی.

"بس بہت ہو گیا! میں یہ شادی نہیں کرونگی!" حنیفہ نے اپنا چہرہ اٹھا کر نقلی آنسو صاف کرے اور ہڈدھرمی سے بولی جو کچن میں آتی بریرہ بیگم بے سن لیا. بس پھر کیا تھا انہوں نے اپنی چپل اتار لی.

"منحوس ماری ادھر آ ذرا آج تو میں نے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کتوں کو نہ کھلائے تو میرا نام بدل دینا ادھر آ ذرا!" چپل لیکر پورے کچن میں اسکے پیچھے بھاگتی وہ چیخ رہی تھیں اور حنیفہ ان سے بچنے کے چکر میں کبھی ادھر بھاگتی تو کبھی ادھر. کافی دیر بعد جا کر انہوں نے ایک چپل ماری تو فلائنگ چپل ٹھاہ کر کے حنیفہ کے لگی اور وہ اپنی کمر پکڑے دہری ہو گئی. کافی دیر بعد انکی صلح کروا کر اللہ کر کے برتن سمیٹ کر کچن میں لائے گئے. باہر ساری بڑی عورتیں اپنے اپنے بچوں کو ہانک کر اب گھروں کو لے جا رہی تھیں.

"چلو بھئی چلو گھر چلو" فاطمہ بیگم (اریشہ کی امی) نے ایک ہاتھ سے فبیحہ کو پکڑا ایک کان سے حذیفہ کو پکڑا اور ایک پاوں سے روہان (اریشہ کے بہن بھائی) کو پکڑا اور کھینچتے ہوئے اپنے گھر لے گئیں.

سائرہ بیگم (تزئین کی امی) بھی چپل سے مارتی اپنے بچوں کو لیکر گھر کی طرف بڑھیں.

غرض سارے میں ہنگامہ مچا تھا. اللہ اللہ کر کے سب نکلے تو دی جان نے کچن میں جھانکا.

"اے کڑیوں برتن دھو رہی ہو کے بنا رہی ہو, آجاو چلو شاباش قرآن پڑھنے کا وقت ہو رہا ہے "سب کو لتاڑتی وہ باہر لان کی طرف بڑھ گئیں.

☆________________________☆

دوپہر کا وقت تھا. جوتیاں مار مار کر دی جان نے ان سب کو اٹھایا تو وہ ہوش میں آئیں. اٹھ کر منہ ہاتھ دھو کر نماز پڑی. پھر گھر کی صفائ مہم شروع کی گئ.

رمضان میں سب لڑکیوں کی چھٹی ہوتی تھی تو بقول بی جان ان سب نکمی لڑکیوں کو گھرداری سکھانے کیلیئے ماسی کی بھی چھٹی کر دی جاتی تھی. پھر افطاری سحری اور کھانا بنانا, صفائ دھلائ ان سب کی ذمہ داری ہوتی.

"چلو بھئ دانیہ صفائ کا سامان لے آو!" اریشہ نے اسے دھکا دیا تو وہ گھورتی واشنگ ایریہ کی طرف چلی گئ. سب نے اپنے اپنے دوپٹوں کو کس لیا اور بالوں کے جوڑے بنا لیے.

اتنی دیر میں دانیہ نے صفائ کے سارے ہتھیار لا کر ڈھیر کر دیے. ساری کی ساری

ہتھیاروں پر جھپٹ پڑیں. تسکین اور حدیقہ نے جھاڑو اٹھائ, تزئین اور اریشہ نے ڈسٹنگ کا کپڑا, تحریم اور تسنیم نے جالے صاف کرنے کا آلہ تو دانیہ اور حنیفہ کیلیۓ پونچھا بچ گیا. منہ بناتے انہوں نے پونچھا اٹھالیا. اتنے بڑے گھر کی صفائ کرنا بھی کسی مصیبت سے کم نہیں تھا.

صفائ مہم شروع کی گئ. تحریم اور تسنیم جالے صاف کرتی جاتیں. پھر تسکین اور حدیقہ جھاڑو دیتی جاتیں پھر دانیہ اور حنیفہ پونچھا لگاتی جاتیں اور تزئین اور اریشہ ٹیبلیں وغیرہ پونچھتی جاتیں. انجھلی پود چھوٹی پود اور پھوپھو کے بچے سکول میں تھے. کافی محنت سے وہ کام کرتی گئیں اور اس سے بھی زیادہ محنت سے زبان چلاتی گئیں.

"سنا ہے پھوپھو مصباح کیلیۓ لڑکی ڈھونڈ رہی ہیں" اریشہ نے پتے کی بات بتائ.

ہیں, مصباح کو پالنے کیلیۓ انہیں لڑکی کی کیا ضرورت پڑ گئ" تسکین نے اپنا چشمہ پیچھے کرتے کہا.

"بے وقوف عورت مصباح کو پالنے کیلیۓ نہیں مصباح کے بچوں کو پالنے کیلیۓ!"

حدیقہ نے پاس کھڑی تسکین کو جھاڑو ماری.

"کیا مصیبت ہے!" وہ پھاڑ کھانے کو دوڑی.

"یار ایک بات تو بتاو یہ پھوپھو کے بیٹے کو لڑکی دیگا کون" تزئین نے احتیاطاد ھیمی آواز میں پوچھا.

"پڑوس کے چمپوانکل ہیں نہ وہ دینگے" پوری بیتسی کی نمائش کرتے حنیفہ نے گلا پھاڑ کر کہا تو ساریوں نے اسے گھورا.

"منحوس عورت اور زور سے چیخو تا کہ کل ہی تمہارا نکاح پھوپھو اپنی مصباح سے کرا دیں" تحریم نے اسے ایک دھموکا جڑا.

"میں پہلے سی ہی نکاح شدہ ہوں" اس کو گھور کر حنیفہ اترائی.

"ہاں وہی والا نکاح کے جسکے بارے میں تم کل بڑے تڑلے سے کہہ رہی تھیں کے میں نے غزنوی بھائی سے شادی نہیں کرنی" تسکین نے اسے اوقات یاد دلائی.

"وہ تو میں ایسے ہی کہہ رہی تھی" حنیفہ کھسیا کر وہاں سے کھسک گئ تو ساری سر جھٹکتی دوبارہ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئیں. پونچھے کی بالٹی بھر کر اسے گھسیٹ کر لاتی حنیفہ کچھ کہنے کو مڑی تو پوری بالٹی ہاتھوں سے الٹ گئ اور دوسری جانب سے

اندھوں کی طرح چل کر آتی حدیقہ پاوں پھسلنے پر سلائیڈ کرتیں دروازے میں کھڑے برہان کے چرنوں میں پہنچ گئیں.

"ہائے دوزخی عورت مارڈالا! ہائے مارڈالا! کونسے جنم کا بدلہ لیا ہے ہائے! میری کمر توڑ کرر کھ دی ہائے! میں کہاجاوں؟" برہان (تسنیم کا بھائی عمر چوبیس سال) ہونق بنااپنے پیروں میں لم لیٹ ہائے ہائے کر کے دہائیاں دیتی حدیقہ کو دیکھ رہا تھا. پھر کچھ ہوش ٹھکانے آئے تو بازو سے پکڑ کر اسے اٹھایااور لے جاکر صوفے پر بٹھایا.

"اوپسی!'اُسکی حالت پر حنیفہ نے دونوں ہاتھوں کو منہ پر رکھ کر کہا.

"ہاں بھئی یہ بھی صحیح ہے جیسے ہی کوئی غلطی ہو فوراتمہارا شروع ہو جاتا ہے,اوپسی! اوپسی! اوپسی!" تزئین کے عجیب وغریب منہ بنا کر کہنے پر سب کے قہقہہ نکل گئے.

"لاود کھاو کہاں لگی ہے" ایم بی بی ایس ڈاکٹر برہان نے اپنی مسکراہٹ دباتے نرمی سے حدیقہ سے پوچھا تو اسنے اپنی کمر کی طرف اشارہ کر دیا. باقی ساریاں گھیرا ڈال کر اسکے گرد کھڑی تھیں.

"اچھا تم فکر نہیں کرو میں خان بابا کو ایک ٹیوب کا نام بتا کر جارہاہوں وہ لے آئیں گے تو

لگوالینا" حدیقہ کو تسلی دیتے برہان دی جان کے کمرے کی طرف بڑھا.

☆______________________________☆

بیٹی کا نام سلطانہ ہے اور انکے میاں سلیم صاحب اور ماشاللہ ماشاللہ نظر بد سے بچائے انکی خیر سے چار بیٹیاں ہیں ایک سال کے فرق سے ترتیب وار مریم (پندرہ سال) عائشہ (چودہ سال) ناعمہ (تیرہ سال) اور نبیہا (بارہ سال). اور ایک بیٹا ہے نام جسکا مصباح ہے اور عمر بیس سال ہے. نام میں کیا رکھا ہے کو مد نظر رکھتے ہوئے انکے نام پر مت جایئے گا.

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر سب سے بڑے بیٹے خالد میر جو سلطانہ بیگم سے دو سال چھوٹے ہیں انکی بیگم فریحہ چار بچے ترتیب وار تسکین (انیس سال), مدیحہ (بارہ سال), غزنوی (اٹھائیس سال), نویان (بارہ سال).

ان سے چھوٹے ولید میر. بیگم صائمہ بچے ترتیب وار تسنیم (انیس سال) ھادیہ (تیرہ سال) عمار (بائیس سال) اور سعد (پندرہ سال).

ان سے چھوٹے حمید میر. بیگم سائرہ بچے ترتیب وار تزئین (سولہ سال), زرین (چودہ

سال)، برہان (چوبیس سال)، عثمان (بارہ سال).

ان سے چھوٹے سعید میر. بیگم مہوش بچے ترتیب وار تحریم (بیس سال) حفصہ (چودہ سال) حسن (اکیس سال) اور ہادی (تیرہ سال).

ان سے چھوٹے فرید میر. بیگم فاطمہ. بچے ترتیب وار اریشہ (سولہ سال) فبیحہ (چودہ سال) حذیفہ (چوبیس سال) اور روہان (گیارہ سال).

ان سے چھوٹے نوید میر. بیگم فائزہ. بچے ترتیب وار حدیقہ (بیس سال) کنزہ (دس سال) فیضی (اکیس سال) اور حسیب (اکیس سال).

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان سے چھوٹے معید میر. بیگم بریرہ. بچے ترتیب وار حنیفہ (اٹھارہ سال) ہنیہ (گیارہ سال) یحییٰ (چوبیس سال) اور زوہان (چودہ سال).

ان سے چھوٹے ماجد میر. بیگم مسکان اور ایک بیٹی دانیہ (سترہ سال).

ان سے چھوٹے.. اوہ معذرت بس اتنا سا ہی خاندان ہے انکا..

)نوٹ: اس تعارف کو رٹ لیں آگے جا کر آپکو آسانی ہو گی(

☆ ______________________ ☆ ہائے ماں میں مر گئی،

ہائے پچھل پیری کونسے جنم کا بدلہ لیا ہے تو نے مجھ سے ہائے اب کون مجھ سے شادی کریگا ہائے!" حدیقہ کی دہائیاں عروج پر تھیں. وہ بیڈ پر الٹی لیٹی ہوئی تھی اور تحریم اسکی کمر پر ٹیوب لگا رہی تھی.

"اب بس بھی کر دو تمہیں دیکھ کر چلنا چاہیئے تھا نا, خود اندھوں کی طرح چل رہی تھیں اور الزام سارا مجھ پر ڈال دیا ہنہہ!" حنیفہ نے ایک ہتھڑ اسکی کمر پر مارا تو حدیقہ کی ایک دلدوز چیخ نکل گئی.

"اوپس!" جلدی سے بیڈ سے اتر کر وہ دروازے کی طرف بھاگی.

"منحوس عورت, جہنم میں جاو تم, کیڑے پڑیں تمہیں, جنات تم پر عاشق ہو جائیں اور تمہارا خون چوس لیں جہنمی عورت ہمارا جینا حرام کر رکھا ہے" حدیقہ پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی اور ساریوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھوس لیں.

☆__________________________☆

وہ ساری کچن میں موجود تھیں. دوپہر تین بجے کا وقت تھا. افطاری کی تیاری ابھی شروع ہوتی تو کہیں جا کر افطاری تک مکمل ہوتی .

"تائی امی آج کیا افطاری بنانی ہے" اریشہ نے لاونج میں ساری تائیوں چاچیوں کے ساتھ بیٹھیں تائی امی (تسکین اور غزنوی کی امی خالد صاحب کی بیگم) سے پوچھا.

"بیٹا فروٹ چاٹ تو بنے گی ہی اسکا سامان لے آو تو ہم یہیں بیٹھے بیٹھے بنا دیں گے, ساتھ میں پکوڑے تلے جائیں گے اور میٹھی دہی بوندیاں بنیں گی باقی تو بازار سے سموسے اور کچوریاں آئیں گی باقی کھانا امی (دی جان) سے پوچھ لو"

"جی اچھا" اریشہ کہہ کر دی جان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی.

"بھابھی کتنے سپارے ہو گئے آپکے ؟" سائرہ حمید (تزئین اور برہان کی امی) نے تائی امی سے پوچھا.

"یار اس بار دس سپارے پڑنے کا ہی ارادہ تھا لیکن گھٹنوں میں اس قدر درد ہو رہا ہے کہ بس سات آٹھ سپارے ہی ہو پاتے ہیں" تائی امی نے افسوس سے کہا.

"اوہ اچھا اللہ آپ کو صحت دے" ساریوں نے صدق دل سے دعا کری.

"مہوش بھابھی آپکو پتا ہے میرا دو کلو وزن مزید کم ہو گیا. پچھتر کلو ہو گیا ہے" فائزہ نوید (حدیقہ کی امی) کافی تیز سپیڈ سے بولتی تھیں.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہیں بھئی, ابھی تو تم پچھلے ہفتہ بھی تو بتا رہی تھیں کے ایک کلو کم ہو گیا ہے اب مزید دو کلو کم ہو گیا" فاطمہ فرید (اریشہ کی امی) نے حیرت سے کہا.

"کے ٹو کر رہی ہے نہ" فروٹ چاٹ کیلیئے کیلے کاٹتی مہوش بیگم نے کہا.

"نہیں بھابھی کے ٹو کہاں کے ٹو تو بڑی بھابھی (تائی امی) کر رہی ہیں میں تو پورشن کنٹرول کر رہی ہوں" فائزہ نوید نے جلدی جلدی کہا.

"ارے نہیں یار میں نے بھی دو مہینے ہو گئے کے ٹو چھوڑ دی اب دوبارہ شروع کرونگی" سیب کاٹتی تائی امی نے جواب دیا.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا ہو رہا ہے بھئی؟" پھوپھو (سلطانہ بیگم) اپنے کمرے سے نکل کر آئیں.

"ارے آئیں آئیں باجی, آپکا ہی انتظار تھا" مہوش سعید (تحریم کی امی) نے کھسک کر انکے لیے جگہ بنائی.

"ہونا بھی چاہیئے بھئی, آخر ہم ہی تو محفل کی جان ہیں" ہنس کر کہتے پھوپھو اپنی جگہ پر بیٹھیں.

"بالکل بالکل" سب نے سر دھنا.

"باجی مصباح کیلیئے لڑکیوں کی تلاش کہاں تک پہنچی, کوئی پسند آئی" مسکان ماجد (دانیہ کی امی) نے مسکرا کر پوچھا.

"اوہ شکر ہے تم نے یاد دلا دیا, میں یہی کہنے آرہی تھی کے ایک لڑکی والوں سے بات ہوئی ہے, انشاللہ جمعرات کو چلنا ہے, ہفتے کو تو تکمیل ہے نہ" پھوپھو نے سر پر ہاتھ مارا.

"ہیں باجی رمضان میں جائینگیں لڑکی دیکھنے؟" تائی امی نے حیرت سے کہا.

"ہاں بھئی مجھے تو بہت جلدی ہے, خیر سے اگر لڑکی پسند آگئی تو بس پھر عید کے بعد ہی منگنی کا بھی کریں گے" پھوپھو نے ہتھیلی پر سرسوں جمایا. دی جان بھی آکر وہیں بیٹھ گئیں تھیں.

"اچھا باجی کون کون جائے گا آپکے ساتھ لڑکی دیکھنے" صائمہ ولید (تسنیم کی امی) نے دریافت کیا.

"ابھی تو بس میں اور امی ہی جائینگیں پھر انشاللہ آگے اور بہت سے مواقع آئینگیں" پھوپھو کے کہنے پر سب نے سمجھ کر سر ہلایا.

☆ ______________________________ ☆

افطاری کا وقت ہو چلا تھا. مغرب کی اذان میں صرف دس منٹ باقی تھے. سارا خاندان دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے دستر خوان پر بیٹھا تھا. ولید میر (تسنیم کے ابو اور صائمہ کے شوہر) دعا کروا رہے تھے. دعا ختم ہوئی سب نے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور یک دم افطاری کے سامان پر جھپٹا مار کر سب اپنی پلیٹ میں لوڈ کر لیا. تبھی نظر دی جان پر پڑی جو کینہ توز نظروں سے سب کو دیکھ رہی تھیں تو مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ سب کچھ اسی ترتیب سے واپس رکھ دیا گیا.

☆ ——————————————— ☆

افطاری کے بعد سب مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر پھر اپنے اپنے گھروں میں آرام کرتے تھے سوائے لڑکیوں کے جو افطاری کا سامان سمیٹتی تھیں. پھر تقریباً پونے نو تک گھر کے سارے مرد عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے مسجد جاتے اور عورتیں گھروں میں رہ کر نماز و تراویح کی تیاریاں کرتیں. پھر سارے مرد حضرات نماز پڑھ کر گھر آجاتے اور ہال میں نماز کی صفیں بچھائی جاتیں. نوید میر (حدیقہ کے ابو اور فائزہ کے شوہر) حافظ قرآن تھے انکی امامت میں نماز تراویح پڑھی جاتی. دس بجے تک تراویح سے فارغ ہو کر دوبارہ دستر خوان بچھائے جاتے اور سب رات کا کھانا کھاتے.

ابھی بھی رات کے کھانے سے فارغ ہو کر لڑکیاں سارا اپنا سامان سمیٹ رہی تھیں کے اب لڑکوں کے نائٹ سٹے کی باری تھی.

"حنیفہ اپنا دوپٹہ سنبھالو! جب دیکھو ادھر سے ادھر لٹک پٹک رہا ہوتا ہے" اریشہ نے اسکا دوپٹہ گول مول کر کے حنیفہ کے منہ پر مارا.

"نی کوئی تمیز ہوتی ہے کوئی تہذیب ہوتی ہے کوئی تمدن ہوتا ہے"...

"جو تمہارے اندر تو بالکل نہیں ہوتا" اریشہ نے اسکی بات کاٹ کر کہا تو ساری کھی کھی کر کے ہنسنے لگیں. حنیفہ پاوں پٹخ کر رہ گئی تبھی لڑکوں کی پوری جماعت وہاں حاضر ہو گئی.

"چلو بھئی چلو باہر نکلو جلدی جلدی!" تالیاں بجا بجا کر حسیب (فیضی اور حدیقہ کا بھائی عمر اکیس سال) نے سب کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا.

"نہ کرو ہیجڑے لگ رہے ہو" دانیہ کے سنجیدگی سے کہنے پر سب کے چھت پھاڑ قہقہہ بلند ہوئے, حسیب کھسیا کر رہ گیا.

"اور تسکین جی کیا ہو رہا ہے؟" اپنا سامان سمیٹتی تسکین کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر دونوں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بازو پیچھے کو ٹکا کر فیضی نے بڑے انداز سے پوچھا.

"تم دوبارہ مجھ سے یہ سوال پوچھو اور میں نے تمہارے اس کچرے کے ڈبے جیسے منہ پر تیزاب پھینک دینا ہے" تسکین نے غصہ سے اسے گھورا.

"اچھا سب چھوڑو یہ لو میرا موزہ سونگھو دس دن سے پہنا ہوا ہے" اپنی جگہ سے اٹھ کر ایک بازو تسکین کے گرد حمائل کرتے فیضی نے بڑی محبت سے اپنا موزہ اسکے منہ کے آگے کیا. ایک بار پھر سب کا چھت پھاڑ قہقہہ نکلا.

"فیضی کے بچے دفعہ ہو جاو یہاں سے گندے غلیظ انسان!!!" اسکے چیخنے پر فیضی ہنستے ہوئے پیچھے ہوا.

"چلو بھئی بہت ہو گیا اب نکلو!!" عمار (صائمہ ولید کا بیٹا تسنیم کا بھائی عمر بائیس سال) حسن (مہوش سعید کا بیٹا تحریم کا بھائی عمر اکیس سال) فیضی (فائزہ نوید کا بیٹا حدیقہ کا بھائی عمر اکیس سال) حسیب (فیضی کا بھائی عمر اکیس سال) نے ایک کر کے انکا سامان اٹھا کر کمرے سے باہر پھینکنا شروع کیا پہلے دانیہ کا برش پھر تسنیم کا بیگ تحریم کی کتاب تسکین کا چشمہ اور آخر میں فیضی گول مول ہوا حنیفہ کا دوپٹہ پھینک ہی رہا تھا جب سیڑھیوں سے نمودار ہوتے غزنوی پر نظر پڑی جسکی آنکھوں میں فیضی کے ہاتھ میں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حنیفہ کا دوپٹہ دیکھ کر چنگاریاں بھڑک اٹھی تھیں جسکو دیکھ کر فیضی نے مصنوعی ہنستے ہوئے محبت سے لے جاکر پورا دوپٹہ حنیفہ کے گرد گول گول لپیٹ دیا.

"کیا کر رہے ہو مصیبت آدمی تمہیں پتا نہیں ہے کے دوپٹے کا مزاق نہیں ہوتا!" حنیفہ چیخی..

"ہی ہی ہی بہن جی غلطی ہو گئے معاف کر دو" اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر آنکھوں سے لگاتے فیضی ادب سے دائیں جانب جاکر کھڑا ہو گیا تبھی دروازے سے غزنوی اندر آیا.

"بھائی دیکھیں یہ سب بد تمیزی کر رہے ہیں" تسکین نے غزنوی سے شکایت کری حذیفہ یحیی اور برہان بیڈ پر بیٹھے انکی حرکتیں دیکھ رہے تھے.

"ارے پگلی یہ بد تمیزی تھوڑی ہوتی یے یہ تو مزاق ہوتا ہے مزاق تم سمجھتی ہی نہیں ہو" غزنوی کے کچھ کہنے سے پہلے فیضی نے جلدی سے کہا اور سارا سامان عزت کے ساتھ پکڑا کر انہیں رخصت کیا.

☆________________________________☆

بیٹی کا نام سلطانہ ہے اور انکے میاں سلیم صاحب اور ماشاللہ ماشاللہ اللہ نظر بد سے بچائے

انکی خیر سے چار بیٹیاں ہیں ایک سال کے فرق سے ترتیب وار مریم (پندرہ سال) عائشہ (چودہ سال) ناعمہ (تیرہ سال) اور نبیہا (بارہ سال). اور ایک بیٹا ہے نام جسکا مصباح ہے اور عمر بیس سال ہے. نام میں کیا رکھا ہے کو مد نظر رکھتے ہوئے انکے نام پر مت جایئے گا.

پھر سب سے بڑے بیٹے خالد میر جو سلطانہ بیگم سے دو سال چھوٹے ہیں انکی بیگم فریحہ چار بچے ترتیب وار تسکین (انیس سال), مدیحہ (بارہ سال), غزنوی (اٹھائیس سال), نویان (بارہ سال).

ان سے چھوٹے ولید میر. بیگم صائمہ بچے ترتیب وار تسنیم (انیس سال) ھادیہ (تیرہ سال) عمار (بائیس سال) اور سعد (پندرہ سال).

ان سے چھوٹے حمید میر. بیگم سائرہ بچے ترتیب وار تزئین (سولہ سال), زرین (چودہ سال), برہان (چوبیس سال), عثمان (بارہ سال).

ان سے چھوٹے سعید میر. بیگم مہوش بچے ترتیب وار تحریم (بیس سال) حفصہ (چودہ سال) حسن (اکیس سال) اور ہادی (تیرہ سال).

ان سے چھوٹے فرید میر. بیگم فاطمہ. بچے ترتیب وار اریشہ (سولہ سال)فبیحہ (چودہ سال)حذیفہ (چوبیس سال)اورروہان (گیارہ سال).

ان سے چھوٹے نوید میر. بیگم فائزہ. بچے ترتیب وار حدیقہ (بیس سال) کنزہ(دس سال) فیضی (اکیس سال)اور حسیب (اکیس سال).

ان سے چھوٹے معید میر. بیگم بریرہ. بچے ترتیب وار حنیفہ (اٹھارہ سال)ہنیہ (گیارہ سال)یحیی (چوبیس سال)اورزوہان (چودہ سال).

ان سے چھوٹے ماجد میر. بیگم مسکان اور ایک بیٹی دانیہ (سترہ سال).

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان سے چھوٹے..اوہ معذرت بس اتنا سا ہی خاندان ہے انکا..

)نوٹ: اس تعارف کو رٹ لیں آگے جا کر آپکو آسانی ہو گی(

☆ ______________ ☆

"اوئے یار کتھے جارے ہو؟" حسن (مہوش سعید کا بیٹا تحریم کا بھائی عمر اکیس سال) نے واشروم جاتے فیضی کو دیکھ کر کہا.

"شادی کرنے جارہا ہوں تم چلو گے کیا؟" فیضی (فائزہ نوید کا بیٹا حدیقہ اور حسیب کا

بھائی عمر اکیس سال) کے جل کر کہنے پر سب کی ہنسی نکل گئی. غزنوی سر جھٹک کر دوبارہ موبائل کی طرف متوجہ ہوا.

"ارے یار صحیح بتاو نہ, جہاں تک مجھے علم ہے تم ابھی نیچے واشروم سے ہو کر آئے تھے اب دوبارہ جا رہے ہو"

"موزے دھونے جا رہا ہوں" فیضی کہہ کر واشروم میں گھس گیا.

"میرے بھی دھو دو یار" حسیب (فیضی اور حدیقہ کا بھائی عمر اکیس سال) نے اپنے موزے فیضی کی طرف اچھالے.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میرے بھی" حسن نے بھی اپنے موزے فیضی کی طرف بڑھائے.

"آو بیٹا آو تمہارے موزے دھووں میں" اسکو پچکارتے فیضی ہاتھ میں اپنا دس دن کا گندا سڑا ہوا غلیظ موزہ پکڑے آگے آیا. حسن نے اسکے لہجے پر دھیان نہیں دیا تھا وہ یہی سمجھا تھا کے فیضی موزے لینے آرہا ہے جب ایکدم فیضی نے اپنی دونوں ٹانگیں اسکے گرد لپیٹ دیں اور اسکا منہ کھولنے لگا. حسیب اور عمار بھی میدان میں کود پڑے.

برہان (سائرہ حمید کا بیٹا تزئین کا بھائی چوبیس سال) یحیی (بریرہ معید کا بیٹا حنیفہ کا بھائی

چوبیس سال)اور حذیفہ (فاطمہ مرید کا بیٹا اریشہ کا بھائی چوبیس سال) بیڈ پر بیٹھے ہنس رہے تھے اور غزنوی لیپ ٹاپ پر اپنا کچھ کام کر رہا تھا.

"کیا ہے چھوڑو مجھے کمی *نوں!!"حسن اپنے آپکو جھٹکا دیکر مسلسل اپنے سے چپکے جنوں کو دور ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا. فیضی نے اپنی ٹانگیں مزید اسکے گرد کس دیں. عمار نے اسکے دونوں پاوں پکڑے اور حسیب نے دونوں ہاتھ پھر فیضی نے پوری طاقت لگا کر حسن کا منہ کھولا اور اپنا سڑا ہوا شدید بدبودار موزہ اسکے منہ میں ٹھونس دیا. باقی سارے پاگلوں کی طرح ہنس رہے تھے.

موزہ جانے کی دیر تھی کے ایک زوردار ابکائی کے ساتھ موزہ اور الٹی دونوں اکھٹے آکر فیضی عمار اور حسیب کو بھگو گئیں. بیڈ پر بیٹھے یحیی حذیفہ اور برہان ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے. حسیب فیضی اور عمار تینوں سکتے میں بیٹھے تھے. غزنوی نے ایک نظر لیپ ٹاپ سے ہٹا کر ان پر ڈالی تو حسن کی حالت دیکھ کر وہ سکتہ زدہ رہ گیا جو پورا پیلا ہو گیا تھا. وہ غصہ سے بیڈ سے نیچے اتر کر انکی طرف آیا.

"یہ کیا حرکت ہے, حالت دیکھو اسکی اور تم لوگوں کو مستی سوجھ رہی ہے اٹھو اور واشروم میں لیکر جاواسے!"اسکے غصہ سے دھاڑنے پر حذیفہ یحیی اور برہان تینوں

گھبرا کر اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے. پھر حسن کو واشروم لیجایا گیا اور شاور کے نیچے کھڑا کیا گیا. نہاد ھو کر فریش ہو کر وہ واپس آیا تو اسکی حالت سنبھلی اور باقیوں کی سانس میں سانس آئی.

☆___________________________☆

ساری چھوٹی پود لاونج میں دولہا دلہن کھیل رہے تھے. لڑکیاں ساری پاس ہی کہیں کہیں پڑی تھیں. ایک صوفے پر اریشہ (فاطمہ فرید کی بیٹی حذیفہ کی بہن عمر سولہ سال) آرام سے لیٹی سو رہی تھی. اسکے لمبے بالوں کی چوٹی نیچے جھول رہی تھی. اریشہ اپنے بالوں کے معاملے میں کافی ٹچی تھی کسی کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دیتی تھی.

"دیکھو دیکھو میں ساس ہوں تم بہو ہو اور یہ میرا بیٹا ہے ٹھیک ہے تم کام کرتے کرتے کچھ گڑ بڑ کر دینا اور میں تمہیں ڈانٹو نگی صحیح ہے؟" ہنیہ (بریرہ معید کی بیٹی حنیفہ اور یحیی کی بہن) نے ھادیہ (صائمہ ولید کی بیٹی تسنیم اور عمار کی بہن) کو بہو بنایا اور زرین (سائرہ حمید کی بیٹی برہان تحریم کی بہن عمر چودہ سال) کو اپنا بیٹا بنالیا. باقی سارے لائن سے بیٹھی دیکھ رہی تھیں. چھوٹے لڑکے سارے لان میں کرکٹ کھیل رہے تھے.

ھادیہ (بہو) کٹورا لیکر مصنوعی طور پر اسمیں کھانا پکانے لگی. زرین (بیٹا) اخبار پڑھ رہا تھا

اور ہنیہ (ساس) گھٹنے پکڑے قریب میں بیٹھی تھی جب کام کرتے کرتے اچانک ھادیہ کے ہاتھ سے کٹورا گر گیا.

"اے ہئے بہو تمہیں تو کچھ کام کرنا نہیں آتا, جہاں کچھ کام کرنے کھڑی ہوتی ہو بیڑا غرق کر دیتی ہو, تمہاری ماں نے کچھ نہ سکھا کر بھیجا تمہیں, دیکھ رہے ہو نہ بیٹا تم کیسی نکمی بیوی ہے تمہاری" ہنیہ فل ساسوماں سٹائل میں کہہ رہی تھی.

"جی جی امی میں دیکھ رہا ہوں" زرین نے فورا فرمانبرداری سے سر ہلایا. ھادیہ اب گھبرا کر کٹورا اٹھا رہی تھی.

"یار یہ فیسبک رائٹرز تو دیکھو ذرا اتنی کم کم عمریں ہیں پھر بھی اتنے لائکس اور کمنٹس مل جاتے ہیں اور ایک ہم ہیں بمشکل پچاس لائکس ہی مل پاتے ہیں ٹیلنٹ کی تو قدر ہی نہیں رہی ہے, ہہنہ "تحریم نے دل جلے انداز میں کہا .

باقی ساریاں بھی موبائل پر لگی ہوئی تھیں. عمار دروازے سے اندر آیا اور ایک نظر سب پر ڈالی اور دبے پاوں اریشہ کے پاس صوفے پر آیا. اسکے ایک ہاتھ میں نقلی چوٹی تھی اور دوسرے ہاتھ میں بڑی سی قینچی. اسنے اریشہ کی چوٹی کو سائیڈ پر کر دیا کے وہ نظر نہیں آئے اور پھر زوردار آواز سے قینچی چلادی اور چوٹی والا ہاتھ بلند کر لیا ایسے

جیسے اریشہ کی کٹی ہوئی چوٹی ہاتھ میں پکڑ رکھی ہو.

"آآآآاریشہ آپی عمار بھائی نے آپکی چوٹی کاٹ دی!!!!!" کنزہ(فائزہ نوید کی بیٹی حدیقہ فیضی اور حسیب کی بہن عمر دس سال) نے عمار کے ہاتھ میں چوٹی دیکھی تو زور سے چیخی باقی سب بھی اسکی طرف متوجہ ہوئے اور چوٹی دیکھ کر چیخنے لگے. عمار نے بوکھلانے کی ایکٹنگ کری. اسی چیخم پکار میں اریشہ کی آنکھ کھل گئ. اسکی نظر عمار کے ہاتھ میں پکڑی چوٹی پر گئ تو پہلے تو وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگی پھر سب کی آوازیں کان میں پڑی تو کچھ سمجھ آیا اور وہ ساکت ہو گئ.

"ع.. عمار.. ت.. تم نے میری چوٹی...." بے یقینی سے کہتی وہ اٹھی تو سب کی نظر اسکی صحیح سلامت چوٹی پر گئ لیکن کسی نے کچھ نہیں کہا. اریشہ اس قدر صدمہ میں تھی کے اسے اپنی چوٹی محسوس ہی نہیں ہوئ.

"دیکھو اریشہ.. یہ.. غلطی سے.. میں تو بس"....

"غلطی سے!!!!! یہ غلطی سے ہوا!!!!! جنگلی جانور انسان!!!!!!!!!" وہ حلق کے بل چیختی عمار پر جھپٹی تو وہ بھاگ کھڑا ہوا. اریشہ پاگلوں کی طرح پنجے چلاتی اسکو پکڑنے کی کوشش میں تھی جب بری طرح لڑ کھڑائ تو عمار نے فوراً اسکا بازو پکڑا. اپنا

بازو چھڑوا کر وہ لاونج کے بیچوں بیچ اکڑو بیٹھ گئ اور دونوں ہاتھ ٹانگوں کے گرد باندھ کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگی .اب کی بار تو عمار سچ مچ کا بوکھلا گیا.

"دیکھو دیکھو اریشہ کیا کر رہی ہو یار مجھے گھر سے نکلواو گی جوتے پڑواو گی کیا یار خدا کا خوف کرو.."ہاتھ سے منتیں کرتے وہ اسے چپ کروانے لگا لیکن وہ مزید اونچا اونچا رونے لگی.

"اچھا اچھا میں اسے جوڑ دیتا ہوں تم چپ تو کرو, سعد! سعد!!!!(صائمہ ولید کا بیٹا تسنیم ھادیہ اور عمار کا بھائ عمر پندرہ سال) بھاگ کے جا کر میری الماری سے ایلفی لاو جلدی جاو!!"عمار نے سعد کو آواز لگائ.سارے بڑی مشکل سے اپنے قہقہہ دبائے کھڑے تھے. سعد الماری میں سے ایلفی لے آیا تو عمار نے بالوں پر مصنوعی طور پر ایلفی لگانے لگا.اریشہ ہنوز روئے جا رہی تھی.

"دیھو جڑ گئ!!لو دیکھو!!"عمار نے زبردستی اریشہ کی چوٹی اسکے ہاتھ میں پکڑائ تو وہ اپنی چوٹی کو صحیح سلامت محسوس کر کے پیچھے مڑی اور عمار کے ہاتھ میں نقلی چوٹی دیکھ کر سب سمجھتی اسے زور زور سے مکے مارنے لگی. عمار اور باقی سب کے قہقہوں سے میر محل گونج اٹھا.

☆____________________________________☆

حنیفہ تیزی سے باہر کو بھاگ رہی تھی جب باہر سے اندر آتے غزنوی سے زوردار انداز میں ٹکرا گئی.

"دھیان سے.. کہاں بھاگ رہی ہو؟" وہ سنبھلی تو غزنوی نے اس سے پوچھا.

"وہ ہم کرکٹ کھیلینگیں نہ باہر" حنیفہ نے انگلیاں مروڑتے جواب دیا.

"ٹائم دیکھا ہے, عشاء کی اذان ہونے والی ہے, کھانا بن گیا ہے کیا؟" اپنی آستینیں موڑتے اسنے ابرو اچکا کر پوچھا.

"جی نہ وہ ہم نے کھانا تیار کر لیا ہے, میں جاوں تھوڑی دیر میں آجاونگی نا" حنیفہ نے منت کری.

"عید کی شاپنگ کرلی"?

"جی وہ بس چوڑیاں لینی ہیں"

"اچھا ایک سیکنڈر کو" غزنوی نے کہہ کر اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور والٹ نکالنے لگا جب انتظار کرتی حنیفہ نے سائیڈ سے گزرتی دانیہ کے ہاتھ سے شربت کا گلاس اچکا. دور

چھپ کر دیکھتی ساری لڑکیوں کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ پھیل گئ. دانیہ بھی پاوں پٹخ کر وہاں سے چلی گئ.

"بحنیفہیٹھ کر پیو"!

"ہمم!"غزنوی کی بات کو نظرانداز کرتے حنیفہ نے گلاس منہ کو لگایااور ایک سپ لیا جب سارا شربت پچکاری کی صورت غزنوی کے منہ اور کپڑوں پر پڑا. والٹ سے پیسے نکالتے غزنوی کے ہاتھ تھمے.

"اوپسی!"حنیفہ نے دونوں ہاتھ منہ پر رکھے.

"جاو یہاں سے اس سے پہلے کے میں تمہیں تھپڑ لگادوں!!سنکی عورت!!"حنیفہ کے وہاں سے بھاگ جانے پر غزنوی غصہ سے بڑبڑایااور والٹ واپس جیب میں رکھ کر ہاتھوں سے چہرہ صاف کرتے اپنے کمرے کی طرف بڑھا.

☆_______________________________☆

پورے خاندان کے چھوٹے بڑے سب بچے میر محل کے درمیانی گھر کے لان میں جمع تھے. غزنوی یحیی اور سارے تایاچاچو فیکٹری گئے ہوئے تھے. انکی اپنی کپڑے کی

فیکٹری تھی جو سارے تایا چاچو دیکھتے تھے اور کمپنی غزنوی اور یحیی دیکھتے تھے. حذیفہ این ای ڈی یونیورسٹی میں پروفیسر تھا لیکن آج کل اسکی چھٹیاں تھیں اور برہان ڈاکٹر تھا وہ لیاقت نیشنل میں ہوتا تھا. ساری تائیاں چاچیاں اپنے اپنے گھروں میں تھی. بی جان اور پھوپھو مصباح کیلیۓ لڑکی دیکھنے گی ہوئی تھیں. داجان ڈرائنگ روم میں بیٹھے اپنے دوستوں کے ساتھ پتے کھیل رہے تھے.

وہ سارے کے سارے لان میں دائرہ بنائے بیٹھے ہوئے تھے. یہاں تک کے پھوپھو کے بچے بھی موجود تھے.

"چلو بھئی گیم یہ ہے کے ہم پاسنگ دا پلو کریں گے ٹھیک ہے پھر جس پر آکر رکے گا وہ چٹ اٹھائے گا. اور جو کام آئے گا وہ کرنا پڑے گا. چلو بھئی کنزہ (فائزہ نوید کی بیٹی, حدیقہ فیضی حسیب کی بہن عمر دس سال) شروع ہو جاو!" کنزہ رخ موڑ کر بیٹھ گی اور موبائل میں نعت چلادی. سب نے تکیے آگے پاس کرنا شروع کیے. نعت بند ہوئی تو تکیہ حذیفہ (فاطمہ فرید کا بیٹا اریشہ کا بھائی عمر چوبیس سال) پر رکا تھا.

"چلیں بھئی چٹ اٹھائیں!" سب کے کہنے پر حذیفہ نے چٹ اٹھائی تو اسپر لکھا ہوا تھا..

Let the other person throw your phone.

"یہ کیامزاق ہے ایسا کچھ نہیں ہو رہا" حذیفہ فورا بدک کر دور ہوا.

"یہ تو ہو گا!!" ڈراونا قہقہہ لگاتے فیضی کھڑا ہوا اور زبردستی حذیفہ کی جیب سے موبائل نکالا اور جلدی سے پھینکا. جلد بازی میں موبائل گھانس پر گرنے کے بجائے قریب دیوار پر لگا اور ایسا لگا کے سکرین چکنا چور ہو گئی حذیفہ کا تو سانس ہی رک گیا. اسکا اتنا مہنگا موبائل !!!!!. سارے دم سادھے اسکے غصہ کرنے کے منتظر تھے.

"سوری بھائی یہ تو غلطی سے ہو گیا" بے چاری فیضی نے ڈرتے ڈرتے کہا.

"ابھی غلطی سے ایک تھپڑ پڑے گا نہ تو پتا چلے گا غلطی سے کے بچے" غصہ سے کہتے حذیفہ موبائل اٹھا کر اپنی جگہ پر بیٹھا تو فیضی بھی جلدی سے بیٹھ گیا. اسکے بعد دوسرا نمبر فیضی کا آیا جسکے منہ پر پینٹ کی پلیٹ چھاپی گئی. تیسرا نمبر مدیحہ (فریحہ خالد کی بیٹی غزنوی تسکین کی بہن عمر بارہ سال) کا آیا جسکے اسپر دودھ کی پتیلی انڈیلی گئی اور چوتھا نمبر حنیفہ کا آیا جسکو پکڑ کر بیک سائیڈ پر بنے پول میں پھینکنا تھا. حذیفہ اپنے موبائل کے غم میں گھر جا چکا تھا. ابھی حسیب اور فیضی اسکے دونوں بازو کھینچ کر پول کی طرف لیکر جا رہے تھے ساری ینگ پارٹی ساتھ ساتھ ہوٹنگ کرتی جا رہی تھی اور حنیفہ اپنے آپکو چھڑانے کی کوشش میں مچل رہی تھی.

"نہیں نہیں!! پلیز چھوڑ دو!! مجھے سوئمنگ نہیں آتی!! پلیز چھوڑ دو پلیز جانے دو نہ!!!!" منتیں کرتی وہ تقریباً رو دینے کو تھی لیکن کوئی اسکی آواز پر کان نہیں دھر رہا تھا. آخر پول کے پاس پہنچ کر فیضی اور حسیب نے اسے دھکا دیکر پول میں پھینک دیا.

غزنوی جو طبیعت ناسازی کے باعث آفس سے جلدی آگیا تھا اور اب دی جان سے پیار لینے اندر جا رہا تھا بیک سائیڈ پر انکو جمگھٹا بنائے دیکھ کر ادھر آیا اور ایک نظر پول پر ڈالی تو حنیفہ پانی میں ہاتھ پاوں مار رہی تھی. پانی اتنا گہرہ نہیں تھا لیکن اچانک پھینکے جانے کی وجہ سے اسکے پاوں نہیں لگ رہے تھے. حنیفہ کی حالت دیکھ کر غصہ کے مارے غزنوی کی رگیں تن گئیں.

"کیا ہو رہا ہے یہ!!" وہ اتنی زور سے دھاڑا کے سارے اچھل گئے اور غزنوی کو دیکھ جلدی سے وہاں سے نکل لیے صرف فق چہرہ لیے فیضی وہاں کھڑا رہ گیا. غزنوی تیزی سے پول کی سیڑھیاں اتر کر پول میں بیچ و بیچ موجود حنیفہ کی طرف بڑھا اور بازووں سے پکڑ کر اسے سیدھا کھڑا کیا. پھر اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر لانے لگا تو نظر ساکت کھڑے فیضی پر پڑی.

"اب جاو یہاں سے!!!" وہ دوبارہ دھاڑا تو فیضی چراغ کے جن کی مانند غائب ہو گیا.

حنیفہ اب پول سے باہر آکر بری طرح کھانستی گہرے گہرے سانس لے رہی تھی.

غزنوی خود بھی گیلا ہو گیا تھا. اسنے پاس ہی سٹینڈ پر پڑا تولیہ حنیفہ کو پکڑایا اور اسے لیکر اسکے گھر کی طرف بڑھ گیا.

☆________________________☆

ہل پارک کی پچھلی جانب گلستان انیس والے روڈ پر یہ نو خوبصورت گھر لائن سے بنے تھے. گھروں کو دور سے دیکھ کر ہی ایسا محسوس ہوتا کے نو بھائی ہیں جو محبت سے باہوں میں باہیں ڈالے کھڑے ہیں لیکن یہ سوچ بالکل غلط نکلتی جب معلوم ہوتا کے یہ نو نہیں آٹھ بھائی ایک بہن ہیں.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شایان میر اور انکی بیگم ملیحہ شایان جنکو سب داجان اور دی جان کہتے ہیں اس گھروں کی صف کے درمیانی گھر میں رہائش پذیر ہیں. انکے کل آٹھ بیٹے ہیں ماشاللہ سے اور ایک بیٹی ہیں. چار بیٹے انکے گھر کے دائیں جانب اور چار بائیں جانب رہتے ہیں اور بیٹی بیچ کی بلی کی مانند درمیان میں انکے ساتھ ہی پھسی ہوئی ہیں.

انکے خاندان میں چار نسلیں ہیں. بڑی پود جس میں پچیس سے سترہ سال تک کے لڑکے ہیں. منجھلی پود جس میں بیس سے پندرہ سال تک کی لڑکیاں ہیں. انجھلی پود جس

میں سترہ سے ایک سال تک کے لڑکے ہیں چھوٹی پود جسمیں پندرہ سے ایک سال تک کی لڑکیاں ہیں.

بیٹی کا نام سلطانہ ہے اور انکے میاں سلیم صاحب اور ماشاللہ ماشاللہ اللہ نظر بد سے بچائے انکی خیر سے چار بیٹیاں ہیں ایک سال کے فرق سے ترتیب وار مریم (پندرہ سال) عائشہ (چودہ سال) ناعمہ (تیرہ سال) اور نبیہا (بارہ سال). اور ایک بیٹا ہے نام جسکا مصباح ہے اور عمر بیس سال ہے. نام میں کیا رکھا ہے کو مد نظر رکھتے ہوئے انکے نام پر مت جائیے گا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر سب سے بڑے بیٹے خالد میر جو سلطانہ بیگم سے دو سال چھوٹے ہیں انکی بیگم فریحہ چار بچے ترتیب وار تسکین (انیس سال), مدیحہ (بارہ سال), غزنوی (اٹھائیس سال), نویان (بارہ سال).

ان سے چھوٹے ولید میر. بیگم صائمہ بچے ترتیب وار تسنیم (انیس سال) ھادیہ (تیرہ سال) عمار (بائیس سال) اور سعد (پندرہ سال).

ان سے چھوٹے حمید میر. بیگم سائرہ بچے ترتیب وار تزئین (سولہ سال), زرین (چودہ سال), برہان (چوبیس سال), عثمان (بارہ سال).

ان سے چھوٹے سعید میر. بیگم مہوش بچے ترتیب وار تحریم(بیس سال)حفصہ(چودہ سال)حسن(اکیس سال)اور ہادی(تیرہ سال).

ان سے چھوٹے فرید میر. بیگم فاطمہ.بچے ترتیب وار اریشہ(سولہ سال)فبیحہ(چودہ سال)حذیفہ(چوبیس سال)اور روہان(گیارہ سال).

ان سے چھوٹے نوید میر. بیگم فائزہ.بچے ترتیب وار حدیقہ(بیس سال)کنزہ(دس سال)فیضی(اکیس سال)اور حسیب(اکیس سال).

ان سے چھوٹے معید میر. بیگم بریرہ.بچے ترتیب وار حنیفہ(اٹھارہ سال)ہنیہ(گیارہ سال)یحیی(چوبیس سال)اور زوہان(چودہ سال).

ان سے چھوٹے ماجد میر. بیگم مسکان اور ایک بیٹی دانیہ(سترہ سال).

ان سے چھوٹے..اوہ معذرت بس اتنا سا ہی خاندان ہے انکا..

(نوٹ:اس تعارف کو رٹ لیں آگے جا کر آپکو آسانی ہو گی)

☆ ☆

عشاء کے بعد کا وقت تھا.سب تراویح سے فارغ ہو گئے تھے .

پندرہویں شب تھی۔ چاند اپنی پوری جوبن پر تھا۔ سفید کرنیں پول کے پانی پر پڑتیں الگ ہی منظر کر رہی تھیں۔ پول میں پانی بالکل ٹھہرا ہوا تھا کوئی ہلچل نہیں تھی فیضی پول کے کنارے کھڑا اپنے کسی دوست سے بات کر رہا تھا جب لان سے اپنے گھر کو جاتے غزنوی کی نظر اس پر پڑی۔ وہ آہستہ سے اسکے قریب آیا اور فیضی کو پکڑ کر پول میں چھلانگ لگادی اور اسے سنبھلنے کا موقعہ دیے اسکی گدی کو پکڑ کر منہ پانی کے اندر کر دیا کے فیضی پوری قوت سے ہاتھ پاوں چلاتا اپنے آپکو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگا لیکن غزنوی کی گرفت بھی مضبوط تھی۔

"آئندہ تنگ کروگے میری بیوی کو؟؟" گدی سے اسکو پانی میں ڈبکی دیے غزنوی نے پوچھا۔ انہنہنہ کرتے فیضی نے جلدی سے نفی کرنا چاہی۔

"یاد رکھنا آئندہ ایسا کیا تو اچھا نہیں ہوگا پھر، سمجھ گئے؟؟" ہنہنہننہ کر کے اسنے اثبات میں سر ہلانا چاہا تو غزنوی اسے چھوڑ کر پول کی دیوار کی طرف بڑھا اور باہر فرش پر دونوں ہاتھ ٹکا کر اونچا ہو کر اوپر بیٹھا اور دونوں ہاتھوں سے گیلے بال سنوارے۔ پاوں پول میں لٹک رہا تھا۔ فیضی پانی سے چہرہ نکلنے پر گہرے گہرے سانس لیتے اب پول کی زمین پر پاوں مار مار کر اپنا موبائل تلاش کر رہا تھا۔

"غزنوی بھائی میرا موبائل "موبائل نہ ملنے پر رونی شکل بنا کر فیضی نے کہا.

"کوئی نہیں نیا لے لینا" غزنوی نے تسکین کو کال ملاتے کہا اور فون کان سے لگا یا. پول میں چھلانگ لگانے سے پہلے وہ موبائل سائیڈ پر رکھ دیا تھا.

"تسکین میرا کوئی سا سوٹ بھیج دو دی جان کے لان میں ہوں "اسکو ہدایت دیکر اسنے موبائل سائیڈ پر رکھا.

"غزنوی بھائی مجھے نہیں پتا تھا کے آپ حنیفہ کے لیے اتنے پوزیسو ہیں "

"بیوی "ہے وہ میری ,"شریک حیات "اور "نصف بہتر "اسکو پہنچی ہر تکلیف مجھے محسوس ہوتی ہے ,اور اسکو پہنچنے والی ہر تکلیف کو دور کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہوں میں ,تکلیف پہنچانے والے کو بھی !"پول کے پانی پر نظریں ٹکائے اسنے مستحکم لہجے میں جواب دیا اور دوبارہ پول میں اتر گیا. فیضی اسکی بات سے کافی متاثر نظر آرہا تھا.

"آپ اتنی سردی میں پول میں کیا کر رہے ہیں سردی لگ جائے گی "حنیفہ ایک ہاتھ میں غزنوی کا سوٹ پکڑے پول کی طرف آرہی تھی.

" چلیں بھئی آپ لوگ انجوائے کریں میں تو چلا "شرارت سے کہتے فیضی اپنے گھر کی

طرف بڑھا.

"کچھ نہیں, آجاو بیٹھ جاو" حنیفہ کو پول کنارے بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ سوئمنگ کرنے لگا. حنیفہ بھی دونوں ٹانگیں پانی مین لٹکا کر وہیں بیٹھ کر اسے سوئمنگ کرتے ہوئے دیکھنے لگی.

"شاپنگ ہو گئ عید کی؟" غزنوی نے حنیفہ کی ٹانگوں کے پاس کھڑے ہو کر پوچھا.

"جی"

"کس کلر کا سوٹ لیا"؟

"امی نے دلوایا ہے گولڈن کلر کا حالانکہ مجے آنلائن ایک سوٹ پسند آرہا تھا, اتنا پیارا تھا گلابی کلر کا اسپر وائٹ کلر کی کڑاہی ہوئ وی تھی. فراک تھی شارٹ. میں آپکو اسکی تصویر بھیجوں گی" حنیفہ نے افسوس سے کہا تو غزنوی نے ہاتھ پکڑ کر اسے پول میں اتار لیا.

"آآآ!!!" اچانک حملے کی وجہ سے وہ سے چیخی پھر کھکھلا کر غزنوی پر پانی اڑانے لگی.

☆__________________________☆

آج ہفتے کادن تھارات کو تکمیل تھی. چاچو تایا وغیرہ سب فیکٹری گئے ہوئے تھے اور انہیں تین بجے تک واپس آجانا تھا پھر وہ ساری تیاری وغیرہ دیکھتے. امبالہ کو پانچ سو کیکس کا آرڈر جا چکا تھا. غفار کباب ہاوس سے کباب بننے تھے اور تکہ ان سے بریانی اور چکن کڑاہی. میٹھے میں آئسکریم تھی. مزید اوپر کے یعنی تایا چاچوؤں کے تایا چاچوؤں اور خالاؤں کو بھی ددوت دی گئ تھی. نوید میر کے سسرال والے یعنی حدیقہ کنزہ فیضی اور حسیب کے ننھیال والوں کا بھی بلاوا تھا.

تین بجنے والے تھے وہ ساری اوپر والی کمرے میں بیٹھی باتیں کررہی تھیں.

"کاش یار میری شادی ہو جائے کتنا مزہ آئے گانہ. اس موئ پڑھائ سے جان چھوٹے گی" تسکین گہری آہ بھرتی اریشہ پر گری تو اسکی چیخ نکل گئ.

"موٹی پہلے اپناوزن تو کم کرلو.. تم جیسی بھینسی کو کوئ اپنا لڑکا دے ہی نہ دے" اریشہ نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا.

"ویسے تسکین ایک بات تو بتاؤ کیا تمہیں کوئ پسند ہے؟" تحریم (بیس سال) نے بڑی سنجیدگی سے پوچھا.

"لو یہ کیا بات کر دی تم نے... میں بتاتی ہوں مجھے کون پسند ہے, مجھے شاہ رخ خان سلمان خان عمران خان اور...." ناراضگی سے تحریم کو ٹوکتی وہ ابھی اپنی پسند بتا ہی رہی تھی جب تحریم نے ہاتھ جوڑے.

"معافی میری ماں معافی"

"ویسے عمران خان تو مجھے بھی پسند ہے" حنیفہ نے پر جوش انداز میں کہا تو پاس بیٹھی دانیہ نے ایک لات ماری.

"کیا ہے!!" غصہ سے حنیفہ چلائی.

"ابھی میں نے غزنوی بھائی کو بتایا نہ تو وہ بتائیں گے کیا ہے!" دانیہ نے اسے گھورا.

"جا بیٹا جا نکل لے!!" حنیفہ نے ناک سے مکھی اڑائی تبھی دروازہ بجا.

"تحریم اٹھو میرا بیٹا شاباش دروازہ کھولو!" بیڈ پر پڑی حدیقہ نے اسے پچکارا.

"فٹے منہ تیرا!!" ہاتھ سے اسے اشارہ کرتی تحریم نے دروازہ کھول کر سر باہر نکالا.

"جی؟" بڑے تمیز سے اسنے باہر کھڑے حذیفہ کو دیکھ کر پوچھا.

"ہماری استری خراب ہو گئی ہے مجھے استری دے دیں" حذیفہ نے اپنے ازلی دھیمے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انداز میں کہا.

"اچھا" تحریم استری لانے کو کمرے میں مڑی لیکن پھر دی جان کا اصول یاد آیا تو واپس گھوم گئ. دی جان کا اصول تھا کے تمارے مرد تمیں رانی بنا کر تحفظ اور عزت کی روزی دینے کیلیۓ اتنی کڑی دھوپ میں اپنا خون پسینہ بہاتے ہیں تو تمہارا فرض ہے کے جب وہ گھر آئیں تو انہیں بادشاہ کی طرح رکھو اور انکی ہر خواہش کو زبان سے نکلنے سے پہلے اپنے ہاتھوں سے پورا کرو.

"آپ خود استری کریں گے"?

"جی"

"ماسی سے کیوں نہیں کروایا صبح"

"آج ماسی چھٹی پر تھی"

"آپکو بڑا پتا ہے"!

"امی نے بتایا تھا"

"اوہ اچھا لائیں دیں میں استری کر دونگی" حذیفہ کے روانی سے سارے جوابات دینے

پر اسنے نفاست سے طے شدہ سوٹ لینے کیلئے ہاتھ بڑھایا.

"نہیں آپ مجھے دے دیں میں خود استری کر لونگا" حذیفہ نے نرمی سے انکار کیا.

"نہیں میں استری کر دونگی" تحریم نے حذیفہ کے ہاتھ سے سوٹ جھپٹا اور ٹھک سے دروازہ بند کر دیا. باہر کھڑا حذیفہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا. اسکے سٹوڈنٹس اگر یہ منظر دیکھ لیتے تو قہقہہ لگا کر رہ جاتے. وہ مسکرا کر سوچتا سر جھٹکتا نیچے کو بڑھا.

"کون تھا؟" اریشہ نے اشارے سے پوچھا.

"تمہارے بھائی تھے" فٹ سے جواب دیکر تحریم نے الماری سے استری نکالی اور وہیں پلنگ لگا کر چادر بچھا کر استری کرنے بیٹھ گئی.

"اوہو کیا بات ہے بھئی بڑی عزت دی جا رہی ہے" حدیقہ نے ذو معنی انداز سے کہا.

"اور کپڑے بھی استری کیے جا رہے ہیں" تزئین نے بھی اپنا حصہ ڈالا.

"اور میٹھے میٹھے لہجے میں باتیں بھی کی جا رہی تھیں" تسنیم نے آنکھیں گھمائیں.

"کیا مصیبت ہے, بکواس نہیں کرو زیادہ, فالتو سوچتی رہتی ہو" تحریم نے ستری قمیض پر پھیرتے پھیرتے کتاب اٹھالی. باقی ساریاں بھی موبائل میں لگی پڑی تھیں. ایک سین

www.neweramagazine.com

پڑھتے پتاہی نہیں چلااور ستری چلاتاہاتھ ایک ہی جگہ پر جامد ہو گیا. سین مکمل ہوا تو کچھ جلنے کی بد بو آئی. ہڑ بڑا کر اسنے جلدی سے استری اٹھائی تو قمیض کے بیچوں بیچ پورا استری کانشان چھپا ہوا آر پار ہو گیا تھا.

"آآآآآآآآآآآ" تحریم نے اس قدر زور دار چیخ ماری کے ساریوں کو اپنے کانوں پر ہاتھ رکھنے پڑے یہاں تک کے شیشوں میں بھی دڑاڑ پڑ گئی.

"پاگل ہو گئی ہو کیا؟" حنیفہ نے غصہ سے پوچھا.

"یہ دیکھو" تحریم نے قمیض اپنے سامنے کری جسکے درمیان میں سراخ میں سے اسکا منہ نظر آرہا تھا..

"ہاہ بھائی کی فیورٹ قمیض تھی یہ!!" اریشہ قمیض کی حالت دیکھ کر چیخی.

"ہاہاہاہا" حنیفہ پیٹ پر ہاتھ رکھتی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئی. باقی سب کے بھی قہقہہ بلند ہوئے.

"اب تم ایک کام کرو ادھر آؤ ذرا" حدیقہ اسکے پاس آئی اور اسکے منہ کو سراخ میں فکس کرنے لگی پھر تھوڑا پیچھے ہوئی.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پرفیکٹ تمہیں ایسی حالت میں دیکھ کر انہیں فوراہی ترس آجائے گا" تھمبس اپ کرتی حدیقہ نے اسے کمرے سے باہر دھکیلا تو وہ منہ بسورتی باہر آئی اور سیڑھیوں سے اترنے لگی. پورے خاندان میں سے جس جس کی اس پر نظر پڑی سب کے قہقہہ نکل گئے لیکن وہ سب کو نظرانداز کرتی صوفے پر بیٹھے حذیفہ کے سامنے ٹیبل پر بیٹھ گئی. موبائل استعمال کرتے حذیفہ نے نظر اٹھائی تو اپنے سامنے بیٹھی تسکین کو دیکھ کر اسکا بھی قہقہہ بلند ہوا. قمیض کے بیچ و بیچ سراخ میں اسکا چہرہ ایکدم فٹ تھا.

"ہاہا یہ کیسے ہوا؟" آہستہ سے اسکے منہ پر سے قمیض اتارتے اسنے پوچھا.

"وہ بس" ہاتھ مروڑتے تحریم شرمندہ ہوئی.

"اچھا کوئی بات نہیں, مجھے استری لادو میں دوسرا سوٹ استری کر لونگا"

"نہیں میں استری کردونگی" تحریم نے جلدی سے کہا.

"نہیں بھئی بہت مہربانی آپکی میں خوداستری کر لونگا" مسکرا کر کہتے حذیفہ نے اسے روانہ کیا.

☆________________________________☆

افطاری کر کے سمیٹ لی گئی تھی اور اب سارے مرد حضرات رات کو تکمیل تراویح کی دعوت کی تیاریاں کر رہے تھے. سب کام مردوں نے سنبھالنا تھا اسی لیے عورتیں بے فکر سی تیار ہو رہی تھیں.

"سنو یہ میرے آئی لائنر لگا دو" دانیہ نے لائنر حنیفہ کے آگے کیا. وہ ہلکے گلابی کلر رنگ کے سوٹ میں کافی پیاری لگ رہی تھی. چھوٹے چھوٹے گلابی ہونٹ چھوٹی سی ناک اور کیوٹ سی آنکھیں. وہ ساری تقریباً ایک جیسی دکھتی تھیں. اٹھان بھی ایک جیسی تھی دبلی پتلی. البتہ دانیہ تسکین حنیفہ کے بال گھنگریالے تھے جبکہ حدیقہ تحریم تسکین تزئین تسنیم اور اریشہ کے بال سلکی سٹریٹ تھے.

"کیوں تمہارے ابا کا ولیمہ ہے جو اتنا تیار ہو رہی ہو!" حنیفہ نے طنز کیا.

"ہاں تم نے تو جیسے کچھ تیاری کی ہی نہیں ہے نہ!" حنیفہ کی تیاری پر چوٹ کی اور آئینہ کی طرف مڑ کر خود ہی لائنر لگانے لگی لیکن پھر ہاتھوں کے زلزلے کے باعث چھڑ کر چھوڑ دیا.

"بھئی میں تو جا رہی ہوں نیچے تم لوگ آتی رہنا" دانیہ کہتی کمرے سے باہر نکلی اور تیزی سے سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگی جب اوپر چڑھتے یحیی پر نظر پڑی اور پاؤں بری

طرح مڑااور وہ یحییٰ کی باہوں میں گری اور اولر سے پھولوں کی برسات ہونے لگی اور سب ہوٹنگ کرنے لگے اور مولوی کو بلوایا گیا جب سید ھامنہ کے بل زمین پر گرنے کی وجہ سے دانیہ کی چیخ نکلی. یحییٰ ہونق بنا سائیڈ پر کھڑا اسے زمین پر گرے دیکھ رہا تھا. پھر ہوش آیا تو تیزی سے بازو سے پکڑ کر اسکے سیدھا کیا جسکی ناک سے خون نکل رہا تھا. وہ تو دانیہ کو جگہ دینے کیلئے سائیڈ پر ہوا جب وہ نیچے ہی گر پڑی. پاس بیٹھی دی جان کی نظر دانیہ کی ناک سے نکلتے خون پر گی تو بری طرح بوکھلا گئیں.

"ہائے دانیہ بچے یہ کیا کر لیا!!" انہوں نے ناک پکڑ کر روتی دانیہ کو اپنے پاس بلایا.

"یحییٰ جاو بچے جلدی سے برہان کو بلا کر لاو" پریشانی سے کہتی وہ اپنے دوپٹے سے دانیہ کا خون صاف کرنے لگیں. آن کی آن میں سارا خاندان جمع ہو گیا. برہان نے آکر اسکا چیک اپ کیا اور زخم پر دوا لگائی.

"برہان بیٹا صحیح سے دیکھ لو کہیں ہڈی وڈی تو نہیں ٹوٹ گئی نہ" ولید صاحب نے پریشانی سے کہا.

"نہیں چاچو پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے معمولی سی چوٹ تھی دوا لگا دی ہے ٹھیک ہو جائے گا" برہان کی بات پر سارے مطمئن ہو کر اپنے کام دھندوں کو لوٹے.

☆_______________☆

چوبیسواں روزہ ہو گیا تھا عید میں صرف پانچ دن باقی تھے. رات کا وقت تھا عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر اب وہ سارے شاپنگ پر جا رہے تھے. لڑکیوں میں تحریم تسنیم تسکین تزئین اریشہ دانیہ حنیفہ اور حدیقہ اور لڑکوں میں غزنوی برہان یحیی حذیفہ عمار فیضی حسن اور حسیب .

"جلدی کرو ورنہ غزنوی بھائی کہہ رہے ہیں چھوڑ کر چلے جائینگیں... چلو بھئی چلو!!!" تسکین شور مچاتی باہر کو بھاگی تو ساری اپنی اپنی چادریں سنبھالتیں باہر نکلیں. صرف دو گاڑیاں تھیں ایک میں لڑکیاں اور ایک میں لڑکے. یہ حسیب کا آئیڈیا تھا کے گھس گھس کر جائینگے تو محبت بڑھے گی.

وہ سارے نکل کر گاڑی میں بیٹھے. ڈرائیونگ سیٹ پر غزنوی پسنجر سیٹ پر تسکین اور دونوں کے بیچ میں پھنسی حنیفہ. اور پیچھے ایک دوسرے کی گود میں چڑھ کر بیٹھی باقی کی لڑکیاں. اسی طرح لڑکوں کی گاڑی میں بھی وہ ایسے ہی بیٹھے تھے.

"کہاں جانا ہے؟" غزنوی نے اپنی کھڑکی سے باہر برابر گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے یحیی سے پوچھا.

"ہائیپر سٹار!!!" حنیفہ زور سے بولی.

"نہیں بھئی اتنا دور کون جائے گا ہم ڈالمن مال جائیں گے" سارے لڑکوں نے نفی کی.

"بھئی مجھے ہائیپر سٹار جانا ہے" حنیفہ نے ضد کری.

"تم خود تو مزے سے بیٹھی ہوئی ہو ذرا یہاں آکر دیکھو تو پتا چلے" پیچھے بیٹھی حدیقہ نے زور سے ایک تھپڑ اسے مارا.

"اچھا بس! ہائیپر سٹار لے لو" یحیی کو کہہ کر اسنے اگنیشن میں چابی ڈالی اور گاڑی سٹارٹ کری.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ریسنگ ہو گی!" فیضی اپنی جگہ سے چیخا.

"نہیں, ہاں" غزنوی نے منع کیا لیکن پھر حنیفہ کے ہاں کہنے پر گہرا اسانس بھر کر رہ گیا.

دونوں گاڑیاں ریڈی تھیں.

"ون ٹو تھری اینڈ گووووو!!!!" سب مل کر چیخے توزن سے گاڑیاں نکلتی چلی گئیں. کافی دیر تو غزنوی کی گاڑی ہی آگے رہی پھر یحیی کی گاڑی آگے نکل گئ.

"کیا کر رہے ہیں تیز چلائیں نہ!!!" حنیفہ نے غزنوی کا بازو ہلایا تو گاڑی ڈول گئ. سب

کی چیخیں نکل گئیں. یحیی نے بھی گاڑی کی سپیڈ ہلکی کری.

"اوپسی!!!" حنیفہ نے دونوں ہاتھ منہ پر رکھے.

"سنکی عورت!" غزنوی غصہ سے بڑبڑایا اور سپیڈ تیز کر دی. پھر ہائیپر سٹار تک وہی لوگ آگے رہے اور جیت بھی گئے.

"آہ آہ بیچارے ہار گئے چچچچچ" مال پر اتر کر وہ ساری مل کر لڑکوں کو چڑانے لگیں.

مال کے اندر داخل ہوئے تو ایک الگ ہی سماں تھا. آنکھوں کو چندھیا دینے والی لائیٹیں اے سی کی کولنگ اور بھانت بھانت کی بولیاں... کتنے لوگوں نے مڑ کر ان کی ٹولی کو دیکھا تھا...

"چلو بھئی اب سین کچھ یوں ہے کہ میں تو جا رہا ہوں حنیفہ کو لیکر تم لوگ اپنا گھومو پھرو سامان خریدو اور پھر فون پر رابطہ کر لینا" غزنوی نے کہہ کر حنیفہ کا ہاتھ پکڑا.

"اوہ!!!" سارے لڑکوں نے ملکر زور سے ہوٹنگ کری.

"بدتمیزی نہیں کرو!!" حنیفہ نے اپنی چپل اتار کر زور سے پھینکی جو سیدھا جا کر ٹھاہ کر کے عمار کو لگی جسنے ہوٹنگ سٹارٹ کری تھی. ارد گرد سارے لوگ اب رک رک

کر تماشہ دیکھ رہے تھے.

"کیا کر رہی ہو سنکی عورت! عمار چپل واپس کرو!" عمار نے چپل کا نشانہ باندھا حنیفہ کے منہ کی طرف.

"یہ مجھے لگی اور پھر تم دیکھنا!!! تمہارا قتل نہ کر دیا نہ تو میرا نام بدل دینا!!!" حنیفہ غزنوی کے پیچھے چھپ کر زور سے چیخی.

"عمار!!" اب کی بار غزنوی نے ذرا غصہ سے کہا تو سب شرافت کے جامے میں آئے.

عمار نے تمیز سے چپل لا کر اسکے پاوں میں رکھی.

"بھئی مجھے سب کے ساتھ جانا ہے نہ!" حنیفہ کی منمناہٹ کو نظر انداز کر کے وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے چلا گیا.

"چلو بھئی چلو پہلے لڑکوں کی شاپنگ ہو گی"

"نہیں لڑکیوں کی"!

"لڑکوں کی"!

"ہم نے کہا لڑکیوں کی!" اسی بحث میں انکے دس منٹ گزر گئے اور آخر کار لڑکیاں

جیت گئیں. پھر وہ لوگ بونینزہ کی شاپ میں چلے گئے. لڑکیاں ساری اپنے کپڑے پسند کر رہی تھیں اور لٹے کے ادھر ادھر سے گزرتے لوگوں کو تاڑ رہے تھے.

"آو یار سامنے دوکان سے ہو کر آتے ہیں" یحیی حذیفہ کے ساتھ دوسری دوکان میں چلا گیا.

حدیقہ ایک جگہ کھڑی سوٹ دیکھ رہی تھی جب سائیڈ سے گزرتا ور کر اس سے زوردار انداز میں ٹکرا گیا. وہ بچارا اپنے سے بھی بڑے قد کے ڈبے لیکر جا رہا تھا تبھی اسے حدیقہ نظر نہیں آئی اور حدیقہ کی تو جیسے کسی نے چابی سٹارٹ کر دی.

"اندھے!! لولے!! لنگڑے!! شرم نہیں آتی تمہیں!! لڑکی دیکھی نہیں اور ان اوچھی حرکتوں پر اتر آئے!! شرم بیچ کھائی ہے کیا!! منحوس مارے!!" وہ اسقدر زور سے چلا رہی تھی کے دکان میں کھڑے سارے لوگ اپنی جگہ رک کر اسے دیکھنے لگے تھے.

"آئی ایم رئیلی سوری میم میں نے دیکھا نہیں" وہ بچارا منمنایا.

"آنکھیں ہیں کے بٹن جو دیکھا نہیں ہاں!!" وہ پھر سے چیخی.

"آرام سے حدیقہ کوئی بات نہیں وہ سوری کر رہا ہے نہ" برہان نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا.

عمار حسن فیضی اور حسیب کھڑے ورکر کی پتلی حالت پر قہقہہ لگا رہے تھے.

"اسکی معافی کی توایسی کی تیسی!! یہ مجھ سے ٹکرایا کیسے! آخر کیسے!!" اب تو بعض لوگوں نے موبائل پر ویڈیو بنانی بھی شروع کر دی تھی.

"حدیقہ کنٹرول!!" برہان اسے بازو سے پکڑ کر باہر لیجانا چاہا.

"نہیں کیا کنٹرول ہاں!! اسکو تو آج میں نے نانی نہ یاد دلائی تو میرا نام بدل دینا" حدیقہ اپنے پاوں میں سے چپلیں اتار لیں اور ایک چپل کا تاک کر نشانہ لگایا جو سیدھا جا کر اس ورکر کے منہ کو سلامی دے گیا. برہان اب دونوں بازووں سے پکڑ کر اسے دوکان سے باہر کھینچ رہا تھا. اچھا خاصہ تماشہ لگ گیا تھا.

"میں نے کہا چھوڑو مجھے, آج میں نے اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر کے تکہ بوٹی بنا کر کتوں کو کھلا دینے ہیں!!!" وہ بری طرح برہان سے اپنے آپ کو چھڑوانے کے لیے مچل رہی تھی جس نے گرفت مزید مضبوط کر دی., کوئی حل نہ دیکھ کر حدیقہ نے دوسری چپل بھی اس آدمی کو کھینچ کر ماری لیکن اسکے بروقت نیچے ہو جانے پر پیچھے کھڑے ویڈیو بناتے آدمی کے موبائل پر چپل ٹھاہ کر کے لگی اور بیچارے کا موبائل نیچے گر کر چکنا چور

ہو گیا.

"حسن چپلیں اٹھا کر لاو!!"اب کے ذرا غصہ سے کہہ کر برہان نے حدیقہ کو باہر لیجا کر سیڑ ھیوں پر بٹھایا.

"یہ کیا بد تمیزی کر کے آئی ہیں آپ"!

"آپ نے دیکھا نہیں وہ مجھ سے کیسے ٹکرایا اور الٹا آپ اسکا منہ توڑنے کے بجائے مجھے ڈانٹ رہے ہیں!"حدیقہ نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا تو وہ تھوڑا نرم پڑا.

"اسکی غلطی ہوتی تو میں بالکل اسکا منہ توڑ کر ہاتھ میں پکڑا دیتا لیکن اسکی واقعی کوئی غلطی نہیں تھی, اچھا یہ لو پانی پیو!"برہان نے اسے پانی کی بوتل پکڑائی تو اسنے دو گھونٹ پانی پیا اور اٹھ کھڑی ہوئی.

"چلو بھئی چلو آگے چلو!"فیضی نے نعرہ لگایا تو وہ سب آگے بڑھے.

☆____☆

"آپ کو کچھ پتا بھی ہے باجی نے مصباح کا رشتہ پکا کر دیا ہے"بریرہ بیگم نے معید صاحب کو متوجہ کرتے کہا.

"ہاں ظاہر سی بات ہے مجھے پتا ہے بھئی ہم سے پوچھ کر ہی کیا ہے "معید صاحب کا دھیان موبائل میں تھا.

"آپ کو پتا ہے پھر بھی آپ کچھ نہیں کرتے"

"ارے بیگم کیا کرنا ہے آپ حکم تو کریں "معید صاحب نے ذرا مذاقیہ لہجے میں کہا.

"آپ کو تو بس ہر وقت مزاق ہی سوجھتا رہتا ہے, پتا بھی ہے مصباح ہمارے یحیی سے پورے چار سال چھوٹا ہے اور اسکی خیر سے بات پکی ہو گئ ہے, آپ یحیی کی شادی کب کریں گے, ماشاللہ سے اپنی پڑھائی مکمل کر چکا بزنس سنبھال رہا ہے اب اور کس چیز کا انتظار ہے"

"ارے بیگم لیجائیں گے رشتہ بھی جلدی کیا ہے "معید صاحب نے غیر سنجیدگی سے کہا تو بریرہ بیگم نے ناراضگی سے رخ موڑ لیا .

"اچھا ناراض تو نہ ہوئیں, چلیں بتائیں کس کے لیے رشتہ لیکر جانا ہے یحیی کا "انکی ناراضگی کو دیکھ کر خطرہ محسوس کرتے معید صاحب فوراسیدھے ہوئے.

"نہیں نہیں آپ کر لیں اپنی مرضی, ویسے بھی تو ہر کام میں اپنی مرضی کرتے ہیں

میری تو سننی نہیں ہوتی" بریرہ بیطم نے طنز کیا.

"ارے ارے بیگم ایسانہ کریں ہم کہاں جائیں گے آپ کے بنا"معید صاحب نے

ڈرامائ انداز میں کہاتو بریرہ بیگم نے انہیں گھورا.

"بس بس, سب پتاہے مجھے, اچھابس میں چاہتی ہوں آپ دانیہ کے لیے یحیی کا رشتہ

لیکر جائیں اتنی پیاری بچی ہے ماشاللہ "وہ فوراپر جوش ہوئیں.

"پیاری توماشاللہ سب ہی ہیں لیکن دانیہ ہی کیوں کیاکوئ خاص وجہ ہےاور پھر وہ ہے

بھی سولہ سال کی یحیی سے آٹھ سال چھوٹی ہے"

"چھوٹی کا کیاہے, ایسے توہماری حنیفہ بھی غزنوی سے دس سال چھوٹی ہے, اور خاص

کی توکوئ خاص بات نہیں بس مجھے وہ پسند ہےاور مجھے لگتاہے شاید یحیی بھی اسے پسند

کرتاہے"

"اوہ اچھا! چلیں آپ فکر نہ کریں میں انشاللہ بات کرونگا"معید صاحب نے دوبارہ سے

موبائل اٹھایا.

"اورہاں ساتھ ہی حنیفہ کی رخصتی کی بھی بات کریں ماشاللہ سے غزنوی بھی اٹھائیس کا

ہو گیا ہے اب کس بات کا انتظار ہے" انکی بات پر معید صاحب نے سر ہلا دیا.

☆________________________________☆

سارے بڑے لاونج میں رکھے صوفوں پر بیٹھے تھے. دوپہر کا وقت تھا لیکن موسم مناسب تھا تبھی کچھ خاص روزہ محسوس نہیں ہو رہا تھا. اتوار تھا تو سب مرد حضرات کی چھٹی بھی تھی.

"ابو جان میں چاہتا ہوں کے بس اب حنیفہ اور غزنوی کی رخصتی کر دی جائے اگر آپ سب کو اعتراض نہ ہو تو" تایا ابو نے دا جان کے حضور عرضی پیش کری.

"ارے بھئی خالد اسمیں کسی کو اعتراض کیوں ہونے لگا, یہ تو سالوں سے طے ہے کے ہماری حنیفہ کو غزنوی کا ہی ہونا ہے پھر کس کی مجال کے اعتراض کرے" پھوپھو کی بات پر صوفے کی بیک سے ٹیک لگائے شاہانہ انداز میں ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھے غزنوی کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی.

"ابا جان اس موقع پر میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں" معید صاحب کی بات پر سب انکی طرف متوجہ ہوئے.

"ارشاد ارشاد" پیچھے سے فیضی نے شوخ صدا لگائی.

"ہنہہ "داجان نے بھی ہنکارا بھر کر اجازت دی.

"اباجان ماشاللہ سے یحیی کی بھی اب شادی کی عمر ہو گئ ہے, اچھا پڑھا لکھا ہے خاندانی بزنس سنبھال رہا ہے خوبرو اور سمجھدار ہے اور سب سے بڑی بات آپکے گھر کا بچہ ہے اگر آپ کو اور ماجد بھائی کو اور باقی سب کو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں اپنے یحیی کے لیے دانیہ کا ہاتھ مانگنا چاہتا ہوں "انکی بات پر سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئ. پیچھے یحیی ساکت کھڑا تھا. کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ جو بات انسان خود نہیں جانتا وہ اسکے ماں باپ جان جاتے ہیں. تسکین نے دم بخود کھڑی دانیہ کو ٹھوکا دیا تو وہ ہوش میں آئی اور سمجھ کر شرم سے لال و لال ہوئی. وہ سارے دروازے سے کان لگائے کھڑے تھے.

"ماجد تم کیا کہتے ہو تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے؟"داجان نے ماجد صاحب سے پوچھا جو اتنا ہونہار داماد ملنے پر کافی خوش و مطمئن دکھ رہے تھے .

"نہیں اباجان مجھے کیا اعتراض ہونا ہے, آپ لوگ بڑے ہیں جو حکم کریں گے سر آنکھوں پر "ماجد صاحب نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا.

"تو بس پھر ٹھیک ہے میں آج ہی یحیی اور دانیہ کا رشتہ طے کر رہا ہوں اور جب یہ بات چل ہی نکلی ہے تو میں چاہتا ہوں کے اپنے باقی بچوں کے بھی رشتے طے کر دوں, خیر سے عید کے تیسرے دن ہم یحیی اور دانیہ, برہان اور حدیقہ, حذیفہ اور تسکین, فیضی اور تحریم, حسیب اور تسنیم, عمار اور اریشہ اور حسن اور تزئین کے نکاح کی تقریب رکھیں گے اور انشاللہ غزنوی یحیی برہان اور حذیفہ کی رخصتی ایک ہفتہ بعد کریں گے جبکہ فیضی حسن عمار اور حسیب کا انکی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد, کسی کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے"?

"نہیں اباجان آپکے حکم پر جان بھی قربان ہے" سب نے محبت سے بولا اور مبارک بادوں کا شور بلند ہوا. لیکن اس پر مسرت موقع پر دو لوگ ایسے تھے جنکی روحیں پرواز کر گئی تھیں. بالکل صحیح پہچانا حذیفہ اور فیضی. فیضی بیچارے کی حالت تو بہت ہی خراب تھی. ہر وقت شوخ رہنے والی فیضی کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں تبھی وہ وہاں سے ہٹ گیا. حذیفہ کو بھی بہت بڑا دھچکا لگا تھا. حسیب نے تو سوچ لیا تھا کے نکاح ہوتے ہی اپنی بیوی سے افئیر چلائے گا..

☆ ______________________________ ☆

NEW ERA MAGAZINE

وہ اپنے کمرے میں کھڑی سوٹ طے کر کے الماری میں رکھ رہی تھی دل تھوڑا تھوڑا اداس تھا. داجان نے بنا پوچھے ہی حذیفہ سے رشتہ طے کر دیا. وہ یہی سب سوچتی سوٹ الماری میں رکھنے لگی تھی کے فیضی غصہ میں بھرا کھلے دروازے سے اندر آیا اور دھاڑ سے دروازہ بند کر کے تسکین کا بازو دبوچ کر الماری سے لگایا. بیچاری تسکین اس اچانک وار پر بوکھلا کر رہ گئی. الماری کا ہینڈل اتنی زور سے کمر پر لگا تھا کہ کراہ نکل گئی.

"سچ بتانا بالکل, کیا تم حذیفہ بھائی کو پسند کرتی ہو?" دھیمی آواز سے سرخ آنکھوں سمیت فیضی غرایا.

"نن نہیں" ہمیشہ ہنسنے مسکرانے والے فیضی کے تیور دیکھ کر تسکین نے جلدی سے ہکلا کر نفی کی تو فیضی نے ایک گہری سانس بھری.

"دیکھو تسکین اگر تم واقعی حذیفہ بھائی کو پسند کرتی ہو تو بتاو میں کچھ نہیں کہوں گا" اسکی گردن کی ابھری رگیں اسکے ضبط کا پتہ دے رہی تھیں.

"نہنہیں اایسی کوئی بات نہیں ہے" تسکین نے جلدی جلدی سر نفی میں ہلایا تو فیضی پیچھے ہوا اور جیسے آیا تھا ویسے ہی آنا فانا چلا بھی گیا . تسکین الماری سے آگے ہوئی تو کمر میں درد کی شدید لہر دوڑ گئی.

"جنگلی! تمیز ہی نہیں ہے "تسکین غصہ سے بڑبڑائی اور نیچے گرا ہوا سوٹ اٹھایا. موڈ مزید خراب ہو گیا تھا.

☆________________________☆

حذیفہ اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹا چھت کو گھور رہا تھا. ہاتھ میں لولی پوپ دبا رہی تھی جسکو وہ وقتاً فوقتاً منہ میں ڈالتا. ابھی ابھی تو اسنے محبت کرنا شروع کری تھی. بالکل ابھی ابھی تو وہ محبت کے معنی و مفہوم سے واقف ہوا تھا اور اچانک کیا ہوا اسکے خواب ریزہ ریزہ ہو گئے. آئینے کی مانند کرچیوں میں بکھر گئے کبھی نہ جڑنے کیلئے .

ابھی وہ یہ سب سوچ ہی رہا تھا کے دھاڑ سے دروازہ کھول کر فیضی اندر آیا...

"آپ نے میری محبت پر ڈاکہ ڈال دیا؟" فیضی کی صدمے بھری آواز حذیفہ کے کانوں سے ٹکرائی تو وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا.

"میں نے! میں نے تمہاری محبت پر ڈاکہ نہیں ڈالا تم نے ڈالا ہے" ہمیشہ ٹھنڈے رہنے والے حذیفہ نے غصہ سے کہا.

"واہ واہ, الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے!!" فیضی نے زور سے تالی بجائی..

"اگر اتنی ہی تکلیف ہو رہی ہے تو جا کر دا جان کو کہہ دو کہ تم تحریم سے نکاح نہیں کرو گے" حذیفہ نے تھوڑا چبھتے ہوئے لہجے میں کہا.

"بہت ہی اچھے آپ میرے کندھے پر بندوق رکھ کر چلانا چاہ رہے ہیں" فیضی نے صدمے میں کہا.

"جو مرضی سمجھ لو!" حذیفہ نے فیضی کو گھورا پھر دونوں گہری آہ بھرتے بیڈ پر ڈھے گئے.

"ایک کام کرتے ہیں....."کافی دیر کی خاموشی کے بعد فیضی کے دماغ میں زبردست سا پلان آیا.

"واہ کیا خرافاتی دماغ پایا ہے!!"اسکا پلان سن کر حذیفہ نے شدت جذبات میں آکر اپنا بھاری ہاتھ اسکے کندھے پر دے مارا تو بیچارے کی کراہ نکل گئی.

☆________________________________☆

آج انتیسواں روزہ تھا. غالب گمان یہی تھا کے تیس روزے ہونگے یہی وجہ تھی کے وہ ساری سکون سے بیٹھی تھیں.

"تسکین میری پیاری بہن یہ ٹانک دو" تزئین نے اپنا نیلا اور سیاہ رنگ کا سوٹ تسکین کو پکڑایا تو ایک گھوری ڈال کر تسکین نے سوٹ لے لیا.

"مہندی والی کا کیا ہوا؟" تسنیم نے ایک اہم مسئلہ کی جانب نظر دلوائی.

"تائی امی کہہ رہی تھیں کہ مہندی والی سے بات کر لو کہ کل آجائے لیکن میں نے یہی کہا کہ جو مزہ جا کر مہندی لگوانے میں ہے وہ گھر بیٹھے لگوانے میں کہاں" اریشہ کی سمجھداری پر سب نے متفق ہوتے منڈیاں ہلائیں.

"پھر کہاں سے لگوائیں گے مہندی" دانیہ نے دریافت کیا.

"مینا بازار سے, وہاں اچھی مہندی لگتی ہے, سب جا کر ایک ایک مہندی والی کے پاس بیٹھ جائیں گے اور اپنا اپنا کروالیں گے" حدیقہ نے بیڈ پر لیٹے لیٹے جواب دیا.

"تمہیں کیا ہوا کس کا سوگ منا رہی ہو" تزئین کی نظر کب سے خاموش بیٹھی تحریم پر پڑی تو اسنے مشکوک نظروں سے اسے گھورا.

"کسی کا نہیں" تحریم نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ نفی کی.

"ارے اسکو کیوں غم ہونے لگا اسکی کونسا ابھی رخصتی ہو رہی ہے ابھی تو خیر سے دو تین

سال میں فیضی کی پڑھائی ختم ہو گی پھر ہو گی رخصتی" حدیقہ نے تسلی دی تو ساروں نے ہاں میں ہاں ملائی پھر کونے میں بیٹھی کچھ لکھتی حنیفہ کی طرف متوجہ ہوئے.

"تم کیا لکھ رہی ہو"؟

لو ویلیٹر لکھ رہی ہوں" حنیفہ نے کاغذ کو تہہ لگا کر عیدی والے لفافے میں ڈالتے کہا .

"ہائیں ہائیں! میں نہ کہتی تھی کہ لڑکی سنبھال لو ورنہ بگڑ جاتی ہے, لو اب سنبھالو تم لڑکی کو" تسنیم نے بڑی بی کی طرح دل پر ہاتھ رکھ کر کہا تو پاس بیٹھی اریشہ نے اسے ایک دھموکا جڑا.

"اپنے میاں کو لکھ رہی ہوں نہ کسی غیر کو تو نہیں لکھ رہی" حنیفہ نے اسے گھور کر کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکلی. ساری گرتی پڑتی اسکے پیچھے لپکیں جو سیڑھیوں سے اتر رہی تھی. آخری سے دو سیڑھی اوپر رک کر اسنے پاس سے گزرتی ہنیہ کو آہستہ آواز میں پکارا. سارے لڑکے لاونج میں صوفوں پر بیٹھے ہوئے تھے.

"کیا ہے؟"ہنیہ نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا.

"زیادہ بد تمیزی نہیں کرو بڑی ہوں تم سے!" حنیفہ نے اسکی بد تمیزی پر ایک چپت

لگائی.

"بڑی ہوں تم سے!!" منہ بگاڑ کر ہنیہ نے اسکی نقل اتاری تو حنیفہ نے ضبط کرتے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائی کہ کام نکلوانا تھا. لائن سے پیچھے کھڑی وہ ساری اسکی بے عزتی پر کھی کھی کر رہی تھیں.

"میری پیاری بہن یہ ذرا انکو دے آو نہ" حنیفہ نے لفافہ ہنیہ کی طرف کرتے غزنوی کی طرف اشارہ کیا.

"ان کو کن کو" ہنیہ نے ناسمجھی سے پوچھا تو ساریوں کی دوبارہ دبی دبی ہنسی نکل گئی.

"ان کو نہ!" حنیفہ نے دوبارہ غزنوی کی طرف اشارہ کیا تو ہنیہ کو سمجھ آیا.

"کن کو!!" اسنے شرارت سے پوچھا تو حنیفہ کو غصہ آگیا.

"میں نے رکھ کے تمہارے کان کے نیچے ایک چپیڑ دینی ہے پھر پتا چلے گا کن کو" اسکی بات پر ہنیہ منہ بناتی لفافہ جھپٹتی غزنوی کی طرف بڑھی اور جا کر اسکے کان میں کچھ بولا. غزنوی نے مسکراتے اسکے ہاتھ سے لفافہ پکڑ لیا تو ساری اوپر بھاگ گئیں. غزنوی نے لفافہ کھولا تو اسمیں لکھا ہوا تھا:

Love Letter To Dear Husband Ghaznavi,

سنیں کل یاد سے فیکٹری سے واپسی پر میرے لیے گجرے لیتے آیئے گا.

From Your Beautiful And Lovely Wife

Hanifa.

رقعہ پڑھ کر مسکراتے غزنوی نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر ادھر ادھر نظر گھمائی لیکن وہ دشمن جاں کہیں نظر نہ آئی تبھی اسنے رقعہ کو دوبارہ تہہ لگاتے جیب میں رکھ لیا.

☆ ☆

آخری روزہ تھا اور دوپہر کا وقت تھا. کمرے میں اے سی کی خنکی کے ساتھ دھیمی دھیمی خوشبو پھیلی ہوئی تھی. کھڑکی پر پڑے بھاری پردے سورج کی تپتی کرنوں کو کمرے میں داخل ہونے سے روک رہے تھے. ایسے میں وہ سکون سے کروٹ کے بل بیڈ پر لیٹا ہوا تھا. نیوی بلیو کلر کا یہ کمرہ اپنی شان آپ تھا. نیوی بلیو کلر کا بھاری فرنیچر, کھڑکیوں پر پڑے پردے اور زمین پر بچھا نرم کارپٹ جسمیں پاوں دھنس دھنس جاتے. کمرے کے پر سکوں ماحول میں موبائل کی رنگ ٹون نے خلل ڈالا تھا. نیند سے بیدار ہوتے

تھوڑی تھوڑی آنکھیں کھولتے غزنوی نے سائیڈ پر رکھا موبائل اٹھایا اور کال اوکے کری.

"السلام علیکم "سامنے سے فیکٹری کے ورکر نے سلام کا جواب دیا اور کچھ کہا. بات نپٹا کر غزنوی نے فون سائیڈ پر ڈالا تو حنیفہ کے گجرے یاد آئے. چہرے پر ہاتھ پھیرتا وہ اٹھا اور فریش ہونے واشروم چلا گیا. تیار ہو کر وہ کمرے سے باہر آیا تو لاونج میں تائی امی اور تسکین ایک سوٹ پر جھکی کچھ کر رہی تھیں.

"امی میں باہر جا رہا ہوں تھوڑی دیر تک آ جاونگا" اسکی اطلاع پر تائی امی نے سر ہلایا تو وہ باہر آگیا. گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کی اور مین گیٹ سے باہر نکالی.

تقریبا دس منٹ کی ڈرائیو کے بعد اسنے گاڑی ایک پھول والے کی دکان کے پاس روکی اور خود شان سے گاڑی کا دروازہ بند کرتے چشمہ اتارتا باہر نکلا.. اسکا انداز دیکھ دکاندار بھی مرعوب ہوا تھا.

" گجرے ہیں ؟"غزنوی نے دکاندار سے پوچھا.

""جی صاحب بالکل ہیں"

"گلاب کے ہونگے؟" کچھ سوچ کر اسنے دکاندار سے دریافت کیا.

"معافی صاحب اس مہینے میں آپ کو گلاب کے کہیں نہیں ملیں, موتیا کے ہیں وہ دیدوں, بہت خوبصورت ہوتے ہیں صاحب اور خوشبو بھی بڑی زبردست ہوتی ہے" دکاندار نے جلدی جلدی سے کہتے گاہک بنانے والی بات کری.

"اچھا دے دو"

"کتنے چاہیئے ہیں صاحب"؟

"دو سیٹ دے دو" اسکی بات پر دکاندار بری طرح مایوس ہوا. وہ تو سمجھا تھا کہ بڑا آدمی ہے تو آرڈر بھی بڑا ہو گا.

"ہمارے پاس تو لوگ پچاس پچاس سو سو کا آرڈر لیکر آتے ہیں آپ صرف دو لے رہے ہو" گجرے پیک کرتے ہوئے بڑبڑاتے دکاندار نے مبالغہ آرائی کی حد ہی کر دی.

"کتنے پیسے ہو گئے" اسکی بات کو نظر انداز کیے غزنوی نے جیب سے والٹ نکالا.

"سو روپے" غزنوی نے دو سو روپے جیب سے نکال کر دکاندار کو دیے کہ در حقیقت یہی سفید پوش لوگ صدقہ زکاہ کے زیادہ حقدار ہوتے ہیں کہ جو ضرورت مند بھی

ہوتے ہیں لیکن اپنی ضرورت کو کسی پر ظاہر بھی نہیں کرتے. کاغذ میں لپٹے گجرے اٹھا کر غزنوی دوبارہ گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی میر محل کے راستہ پر ڈال دی.

☆________________________☆

ساری تائیاں چاچیاں اور لڑکیاں لاونج میں بیٹھی تھیں. بی جان بھی قریب ہی تخت پر بیٹھی تھیں. تائی امی صائمہ بیگم اور فریحہ بیگم فروٹ چاٹ بنا رہی تھیں باقی سب کوئی اپنا دوپٹہ تو کوئی شلوار اور کوئی قمیض پکڑے بیٹھی تھیں.

"لڑکیوں تمہاری مہندی کا ہو گیا" تائی امی نے فروٹ چاٹ کے لیے کیلے کاٹتے پوچھا.

"جی تائی امی مہندی والی سے بات ہو گئی ہے وہ گھر آ جائے گی تو آپ سب کے اور چھوٹی لڑکیوں کے لگ جائے گی باقی ہم مینا بازار سے جا کر لگوائیں گے" حدیقہ نے گلابی دوپٹے پر فالسئی نگ ٹانکتے کہا.

"اوئے گٹر کی کائی جیسی ہاتھوں والی تم مہندی لگا کر کیا کرو گی, دیکھو تمہارے ہاتھ تو گٹر کی کائی جیسے کالے سیاہ ہیں تو اب اگر تم ان پر مہندی لگا بھی لو تو نظر تو آنی نہیں ہے فائدہ پھر ہمارے پیسے خرچ کرنے کا" فیضی نے دھڑام سے صوفے پر گرتے حدیقہ کو چڑایا

جس نے صدمے سے اپنے شفاف ہاتھوں کو دیکھا تھا.

"تم!!!تمہاری تو ایسی کی تیسی!تم خود ہو نگے گٹر کی کائی!!بلکہ صرف کائی نہیں تم تو ہو ہی گٹر میں رہنے والے اور گٹر کی کائی کھانے والے لالبیگ!!"حدیقہ نے شدت جذبات میں آکر کہا تو فیضی کا قہقہہ گونجا.

"اچھا چلو رو کیوں رہی ہو, لگوالینا مہندی اور مہندی کے ساتھ ساتھ اپنے پیا کا نام بھی لکھوالینا" فیضی نے برہان کو آتے دیکھ کر معنی خیزی سے کہا تو حدیقہ لال پیلی نیلی ہو گئ اور پاس پڑا کشن اٹھا کر زور سے فیضی کی طرف پھینکا جو اسنے کیچ کر لیا.

"السلام علیکم" داخلی دروازے سے اندر آتے غزنوی نے سلام کیا اور دی جان کے پاس تخت پر بیٹھ گیا. نیچے ہی حنیفہ تخت سے ٹیک لگائے موبائل استعمال کر رہی تھی. لیمن اور وائٹ کلر کا لان کا سوٹ پہنے جسمیں اسکی گلابی رنگت دمک رہی تھی. گھنگریالے بالوں کا جوڑا بنائے اور دوپٹہ اچھے سے شانوں پر پھیلائے وہ کافی کیوٹ لگ رہی تھی لیکن اسکی حرکتیں بالکل بھی کیوٹ نہیں تھیں. غزنوی دل میں سوچ کر رہ گیا.

"یہ لو" اپنے ہاتھ میں پکڑا شاپر اسنے حنیفہ کی طرف بڑھایا.

"یہ کیا ہے؟"حنیفہ نے پوچھتے شاپر میں ہاتھ ڈالا. باقی سب بھی متوجہ ہو گئے تھے. دو سیکنڈ ہاتھ اندر گھمانے کے بعد اسنے ایک ٹرانسپیرنٹ تھیلی نکالی.

"آآآآآآآآآآ!!!!!!" تھیلی کے اندر وہی گلابی فراک تھی جو اسنے آنلائن پسند کری تھی تبھی خوشی کے مارے حنیفہ کی چیخ نکل گئ. سارے مسکرا رہے تھے. پھر حنیفہ نے دوسرا چھوٹا شاپر نکالا اور اسے کھولا تو اسمیں گلابی چوڑیوں کا سیٹ اور جھمکے رکھے تھے.

"آآآآآآآآآآ!!!!!"وہ ایک دفعہ پھر چیخی تو سب نے اسے گھورا. حنیفہ نے جلدی جلدی دوبارہ شاپر میں ہاتھ ڈالا اور کاغذ نکالا.

"آآآآآآآآآآ!!!!!"گجرے دیکھ کر حنیفہ تیسری مرتبہ چیخی تو پاس بیٹھی بریرہ بیگم نے اسے ایک تھپڑ لگایا.

"بغیر چیخے نہیں نظر آرہا کیا"انہوں نے غصہ سے کہا لیکن حنیفہ دھیان دیے بغیر چیزوں کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی.

"تھینکیو آئ لو یو"حنیفہ تو بول بال دوبارہ اپنا مست ہو گئ لیکن مسکراتے غزنوی کی مسکراہٹ اڑن چھو ہو گئ چہرہ بھی سرخ ہو گیا. فیضی نے ایک چھت پھاڑ قہقہہ لگایا.

"اسمیں سے دوامی کے ہیں!" حنیفہ کو تنبیہہ کرتا وہ اٹھ کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا.

☆________________________________☆

چاند نظر آ گیا تھا اور چاند کے ساتھ ساتھ ہی سب کے گھروں میں بھی بھونچال آ گیا تھا. ٹھکا ٹھک آسمان پر ستاروں کی چادر کے ساتھ نظر آتے باریک سے چاند کی تصویریں کھینچ کھینچ کر فیسبک پر اپلوڈ کی گئیں. عید مبارکوں کے میسج ایک کے موبائل سے نکلتے ٹکراتے جھٹکے کھاتے دوسروں کے موبائل میں منتقل ہونے لگے. ایسے میں میر محل میں بھی ایک ہبڑ دبڑ مچ گئی تھی. جہاں لڑکیوں کی چیخم پکار جاری وساری تھی وہیں عورتیں بھی عید کی دعوت کی تیاریاں شروع کر چکیں تھیں. لڑکوں اور مردوں کو درزیوں کی طرف روانیہ کر دیا گیا تھا. مہندی والی کو فون ملائے گئے تو اسنے تسلی دی کے آدھے گھنٹے تک پہنچ جائیں گی. بس لڑکیوں نے بھی چادریں باندھیں اور یحیی اور حذیفہ کی گاڑیوں میں بیٹھ گئیں کے انہوں نے ہی لڑکیوں کو مینا بازار پھینک کر یعنی کے اتار کر آنا تھا. گاڑیوں کے رش میں پھنستے پھنساتے وہ لوگ مینا بازار پہنچیں تو گویا وہاں تو پوری دنیا کی عورتیں جمع ہو گئی تھیں. بڑی مشکل سے انکو بازار کے سرے پر اتار کر شکر

کا سانس لیتے یحیی اور حذیفہ وہاں سے روانہ ہوئے. وہ سب بھی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتی کے کہیں اس جمے میں ادھر ادھر ہو کر عورتوں کے تلووں تلے کچلی نہ جائیں ایک لائن میں آگے بڑھ رہی تھیں. وہ لوگ فرسٹ فلور پر پہنچیں تو کان پھاڑ آوازوں نے استقبال کیا.

"سب کے پاس موبائل تو ہے نہ... جاو اور جا کر اپنے اپنے مہندی لگواو پھر اس کولر کے پاس جمع ہو جانا!!" حدیقہ نے چیخ کر کہا تو وہ سب ہاں میں سر ہلاتی منتشر ہو گئیں. کافی دیر ڈھونڈنے ڈھانڈنے اور انتظار کے بعد سب کو کہیں نہ کہیں جگہ مل ہی گئ.

"تھوڑا اوپر سے لگاو نہ!" حنیفہ نے چڑ کر کہا تو مہندی والی نے اسے گھورا جو ہر چیز میں نقطہ چینی کر رہی تھی.

"یار یہ نہ بناو زہر لگتا ہے!" تسکین کا اعتراض.

"یہ یہاں تین نقطے بناو ذرا" تسنیم کی نشاندہی.

"یہ جگہ خالی لگ رہی ہے یہاں بھی کچھ بنادو" اریشہ کی پریشانی غرض ہر کسی کو کوئی نہ کوئی پریشانی لاحق تھی. آٹھ بجے کی آئیں بارہ بجے کہیں جا کر وہ سب کولر کے پاس جمع

ہوئیں لیکن حنیفہ ابھی بھی غائب تھی. رش مزید بڑھ گیا تھا.

"حنیفہ یار کہاں ہو لگی نہیں کیا ابھی تک ؟" تسکین نے شور شرابہ کے باعث اونچی آواز میں پوچھا.

"تسکین میں نے پاوں پر مہندی لگوالی ہے اب کیا کروں یہاں تو اتنا رش ہے" حنیفہ کی روہانسی آواز پر تسکین کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے اسکی بیوقوفی پر.

"بیوقوف جاہل عورت پاوں پر لگانے کی کیا ضرورت تھی, اب تمہارا میاں آکر تمہیں گود میں لیکر جائے گا کیا!!!" تسکین زور سے چیخی کے کتنی ہی عورتیں نے اس کو گھورا باقی سب بھی اپنا سر پیٹ کر رہ گئیں.

"اب تو لگ گئی نہ کیا کروں!" حنیفہ نے بیچارگی سے کہا.

"کہاں بیٹھی ہو"؟

میں یہ کولر سے دو دکانیں چھوڑ کر"

"اچھا ٹھہر وہیں آرہے ہیں ہم!" غصہ سے کہہ کر تسکین نے فون بند کر کے رکھا اور ان سب کو لیے وہ اس دکان کی طرف بڑھی جہاں حنیفہ بیٹھی ہوئی تھی. بہت مشکل

سے عورتیں کے ہجوم سے نکلتے دھکے کھاتے وہ حنیفہ کے پاس پہنچے جو پنکھے کے سامنے ہاتھ اوپر کیے پاوں اسٹول پر رکھ کر بیٹھی ہوئ تھی.

"منحوس عورت اب تمھیں یہاں سے باہر کیسے نکالیں گے!" حدیقہ نے اسکو دیکھ کر ایک تھپڑ لگایا تو وہ منہ بسور کر رہ گئ.

"میں نے انہیں کہا تھا پاووں پر نہیں لگوائیں واپس جانے میں پریشانی ہو گی لیکن انہوں نے سنا ہی نہیں" مہندی والی کی بات پر حنیفہ نے اسے گھورا.

"تم تو چپ کرو!, تسکین یہ سوکھ جائے گی پھر چلیں گے نہ" مہندی والی کو جھڑک کر اسنے تسکین کو تسلی دی.

"ہاں یہ تو جیسے تمہارے مامے کا گھر ہے نہ جو تم یہاں ٹھہرو گی, ایک تھپڑ لگاوں گی نہ ساری عقل ٹھکانے آجائے گی!!" تسکین نے طنز کے تیر چلائے.

"ہم عورتوں کو سائیڈ پر کر کے راستہ بناتے ہیں تم اسے لے آو" حنیفہ کی اتری شکل دیکھ تسنیم نے تسلی سے کہا تو ان سب نے مل کر عورتوں کو سائیڈ پر کرنا شروع کیا. بڑی مشکل سے بچتے بچاتے وہ سیڑھیوں تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے. تسکین پہلے ہی گھر

فون کر چکی تھی تو برہان اور غزنوی انہیں لینے آ چکے تھے۔ اریشہ نے حنیفہ کی چپلیں ہاتھ میں پکڑ رکھی تھیں۔ سیڑھیوں پر رش کم تھا تو وہاں سے آسانی سے نکل گئے۔ نیچے کے بازار میں بھی کافی رش تھا تو وہاں بھی کافی پریشانی اٹھانی پڑی اور پھر بالآخر وہ لوگ مین گیٹ تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ سب کی مہندی الحمدللہ صحیح سلامت تھی کیونکہ ہاتھوں کی تو کافی حد تک سوکھ چکی تھی۔ مین گیٹ پر پہنچ کر ایک اور بڑا مسئلہ یعنی کے دریا انکا منتظر تھا۔ روڈ پر کیچڑ ہی کیچڑ پڑی تھی اور رش کے باعث گاڑیاں بھی دور تھیں۔ تسکین کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

"اللہ حنیفہ یہ تم بے کس مشکل میں ڈال دیا" تسکین کا یہ کہنا ہی تھا کہ دو موٹے موٹے آنسو حنیفہ کے گال پر بہہ پڑے اور پھر تو بس وہ جو ہچکیوں سے رونا شروع ہوئی کے اللہ معافی۔ ساری کی ساری بوکھلا گئیں۔

"مم... میرا.... ات... اتنا... دد.. ل... چچا... چاہ... رہا... تھ.... تھا... تتبھی... للگ... لگوا... لی" ہچکیوں سمیت روتے اسنے کہا تو ساری اسے چپ کرانے کیلئے منتیں کرنے لگی...

"اچھا کچھ نہیں کہہ رہے تم چپ کرو میرا بچہ!!" حدیقہ نے اسے پچکارتے ساتھ لگایا تو

وہ تھوڑا پر سکون ہو کر مہندی لگے ہاتھوں سے آنسو صاف ہی کرنے لگی تھی کہ تسکین نے چیخ کر اسکے ہاتھ پکڑے.

"اللہ حنیفہ کب عقل آئے گی تمہیں!!!!"اب تو اسکا پکا پکا دل چاہ رہا تھا کہ اپنا سر کسی دیوار سے پھوڑ لے.

"تسکین تم بد تمیزی نہیں کرو زیادہ, غزنوی بھائی کو فون کرو وہ آئینگے تو دیکھتے ہیں کہ کیا کرنا ہے"حدیقہ نے تسکین کو ڈپٹ کر کہا تو اسنے منہ بناتے موبائل نکالا اور غزنوی کو کال کری.پانچ منٹ میں ہی غزنوی وہاں موجود تھا.

"کیا ہوا ہے؟"غزنوی نے سنجیدہ انداز میں ان سے پوچھا تو تسکین نے حنیفہ کے پاوں کی طرف اشارہ کیا تو غزنوی نے سمجھ کر سر ہلایا.دو سیکنڈ وہ کچھ سوچتا رہا پھر آگے بڑھ کر حنیفہ کو اٹھا لیا کہ سب کی چیخیں نکل گئیں پاس کھڑی عورتیں اس بے حیائی پر خونخوار نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھیں.سب کی پرواہ کیے بغیر غزنوی تیز تیز قدموں سے گاڑی کی طرف بڑھنے لگا.دو منٹ میں ہی وہ گاڑی میں موجود تھے باقی ساریاں بھی پیچھے برہان کے ساتھ آرہی تھی.

"یہ کیا بد تمیزی تھی!!!"حنیفہ نے اپنا مہندی والا ہاتھ غزنوی کی براون قمیض پر مارنا

چاہا جو اسنے ہوا میں ہی پکڑ لیا.

"پھر کیچڑ میں چل کر آنا تھا, ساری مہندی بھی خراب ہو جاتی" غزنوی نے اسکی پاوں کی مہندی کا جائزہ لیتے کہا تو حنیفہ نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا.

☆________________________________☆

صبح کے پانچ بج رہے تھے. پرندے اپنے گھروں سے رزق جمع کرنے نکل کھڑے ہوئے تھے آسمان پر ہلکی ہلکی روشنی پھیلی تھی. سب گھروں میں عید کی نماز کی تیاریاں جاری و ساری تھیں ایسے میں میر محل میں بھی کچھ یہی ماحول تھا. آٹھوں کے آٹھوں گھروں میں ایک بھگدڑ رچی تھیں. اپنے اپنے شوہروں بیٹوں بھائیوں کو روانہ کر کے اب ساری عورتیں اور لڑکیاں دی جان کے گھر میں جمع تھیں. تائیاں چاچیاں کچن میں تشریف لے گئیں تو لڑکیاں ساری گھر کو سمیٹنے لگیں. ماسی سے صفائی کرائی گئی. چادریں بچھائی گئیں. نیا ڈنر سیٹ نکالا گیا. خوشبوئیں کی گئیں. پھر وہ ساری اپنی اپنی تیاری کا سامان لیے اوپر کمرے میں تشریف لے آئیں. کمرے میں قدم رکھتے ہی سب سے پہلے حنیفہ واشروم میں گھس گئی. نہا کر وہ سب پہلے ہی آئیں تھیں.

"مصیبت!!!!" حنیفہ کا جل رہی تھی جب دانیہ نے اسکا ہاتھ ہلا دیا.

"تم ہو نگی مصیبت ہنہہ!!" غصہ سے اسے کہتی دانیہ دوسری سائیڈ چلی گئ تو حنیفہ نے پاوں پٹخ کر اپنا اڑا ہوا لائنر مٹایا اور چھوڑ دیا دوبارہ لگانے کا دل نہیں تھا.

"یار یہ باندھ دو" تحریم نے اپنا بریسلٹ پکڑ کر ہاتھ آگے کیا.

"یہ حنیفہ سے کروانے کہ کام تھوڑی نہ ہوتے ہیں یہ کام تو فیضی کرے گا نہ" دانیہ کی شوخ آواز پر تحریم کا رنگ فق ہوا.

"زیادہ فالتو نہ بولو منہ توڑ دونگی تمہارا!!" تحریم نے چیخ کر کشن اسکی طرف پھینکا تو ساری ہنسنے لگیں.

☆________________________☆

وہ ساری لائن سے داخلی دروازے کہ آگے کھڑی تھیں جہاں سے مرد حضرات نے آنا تھا. بچیاں اور عورتیں بھی ساتھ ہی تھیں. عیدی کا سلسلہ شروع ہوا اور ایک بھگدڑ مچ گئ. سب سے پہلے چاچو تایاوں نے عیدی دینا شروع کی ناموں کی صدائیں بلند ہوئیں.

"وہ چھوٹو نویان کہاں ہے بھئ؟" سعید صاحب نے بلند آواز میں پکارا تو نویان بھاگا بھاگا اپنی عیدی وصول کرنے آیا.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بریرہ بھابھی کہاں ہیں "نوید میر نے ہنیہ کو پکڑ کر پوچھا.

"نوید بھائی میں یہ رہی, جلدی سے لے آئیں" بریرہ بیگم نے ہنس کر کہا تو ہنیہ اپنی عیدی وصول کرنے بھاگ گئ. نوید میر نے مسکراتے عید مبارک کہتے بریرہ بیگم کو عیدی دی.

بڑے مرد حضرات کا عیدی دینے کا دور ختم ہوا تو لڑکیوں کی باری آئی. سب سے پہلے ساری عورتوں کو لائن سے صوفے پر بٹھایا گیا اور عیدی دی گئ. پھر لڑکیوں کی باری آئی سب کو لائن سے بٹھایا گیا. سب سے پہلے غزنوی نے عیدی دینی تھی. اسنے تسکین کو عیدی دی اور ساتھ سر پر بوسہ دیا. برابر میں بیٹھی حنیفہ کی باری آئی تو اسنے جلدی سے اپنے سرخ مہندی سے رچے ہاتھ پھیلا لیے تھے. گلابی رنگ کی فراک میں بالوں کا ہئیر سٹائل بنائے وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی. غزنوی اسکے سامنے آیا تو سب نے ہوٹنگ کری. حنیفہ بھی ڈھیٹ بنی ہاتھ پھیلائے بیٹھی رہی تو غزنوی نے مسکراتے جیب سے دس روپے کا نوٹ نکال حنیفہ کی ہتھیلی پر رکھا.

بیچاری حنیفہ کے تو سارے ارمان آنسوؤں میں بہہ گئے کیا کیا نہیں سوچا تھا کہ غزنوی سے ملنے والی عیدی سے ایک گائیں خریدے گا گائیں دودھ دے گی اس دودھ کو بیچ کر

چوکلیٹ خریدے گی پھر گائیں مزید دودھ دے گی تو اس سے آئسکریم کی فیکٹری بنے گی اور پتا نہین کیا کیا.

"تسکین کو تو آپ نے دو ہزار دیے ہیں مجھے صرف دس روپے" حنیفہ نے منہ بنا کر کہا تو ساروں کی ہنسی نکل گئی غزنوی نے بھی ہنستے عیدی کا لفافہ اسکے ہاتھ پر رکھا پھر باقی سب کو عیدی دی.

☆________________________☆

عید کا تیسرا دن تھا. نکاح کی تیاریاں عروج پر تھیں. گرمی بھی پوری جوبن پر تھی. پارلر والیاں گھر میں بلائی گئی تھیں اور لڑکیوں کو تیار کیا جا رہا تھا. مرد حضرات گارڈن میں سجاوٹ کروا رہے تھے. بلاوا دیا جا چکا تھا اور آخرکار تیاریاں مکمل ہوئیں اور مہمانان گرامی تشریف لانا شروع ہوئے. ایسے میں وہ ساری اوپر کمرے میں تیار ہوئی بیٹھی تھیں. لائن سے سفید فراک کے ساتھ سرخ دوپٹہ اوڑھے ایک جیسا سوٹ پہنے ساری آسمان سے اتری پریاں لگ رہی تھیں.

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں میری بچیاں!" دی جان نے سب کی بلائیں لیں تائی امی اور پھوپھو نے بھی آیت الکرسی پڑھ کر ان سب پر پھونکی.

"لیڈیز آپ سب نیچے آجائیں نکاح کیلئے مولوی صاحب تشریف لا چکے ہیں" سر کمرے کے دروازے سے اندر کیے فیضی نے اطلاع دی اور ان سب پر نگاہ ڈالے بغیر واپس ہولیا.

"چلو بھئ چلو" ساری لیڈیز نیچے تشریف لے گئیں. نکاح کی ابتدا ہوئ اور ایک ایک کر کے لڑکیوں کو نیچے لایا گیا. حنیفہ کے علاوہ سب نے گھونگھٹ کیا ہوا تھا. حنیفہ نے بھی دلہنوں جیسا سرخ وسفید جوڑا پہنا ہوا تھا. بالوں کا جوڑا بنایا تھا. غزنوی کی نظر اس پر پڑی تو پلٹنا بھول گئ وہ تو شکر ہوا حسیب کا کہ جس نے عین نکاح کے وقت پر کھانس کر ہوش دلادیا. برہان اور یحیی کا نکاح ہو گیا تو حذیفہ کی باری آئ. فیضی حذیفہ کی دلہن لیکر آیا تو مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کیا تو تسکین کی جگہ تسنیم کا نام سن کر دادا جان نے اعتراض کرنا چاہا تو غزنوی نے انکا کندھا دبا کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا.

"داجان سارے مہمان موجود ہیں اس وقت اعتراض کرنا ٹھیک نہیں" غزنوی کو تو وہ پہلے ہی اپنے ساتھ ملا چکے تھے، داجان بھی پوتے کی بات پر خاموش ہو گئے تو باقی سب نے بھی خاموشی اختیار کر لیا. بالآخر سب کے نکاح بخیر وعافیت انجام پا گئے تو کھانے کا افتتاح کیا گیا. مہمان صاحبان اور خاص کر لیڈیز تو کھانے پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گویا

کبھی زندگی میں کھانا ہی نہ کھایا ہو. اللہ اللہ کر کے سب مہمان رخصت ہوئے تو سب گھر والے لاونج میں تشریف فرما ہوئے. داجان بڑے صوفے پر بیٹھے فیضی کا انتظار کر رہے تھے جو اپنی دلہن کو لیے نا جانے کہاں غایب تھا. برابر والے صوفے پر غزنوی ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے شاہانہ انداز میں بیٹھا تھا. ایک بازو صوفے کی بیک پر پھیلار کھا تھا جسکے حصار میں گھبرائی سی حنیفہ بیٹھی تھی. تبھی فیضی تسکین کا ہاتھ پکڑے داجان کے سامنے آ کھڑا ہوا. بے چاری تسکین اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن فیضی کی گرفت بھی مضبوط تھی.

"داجان مجھے رخصتی چاہیئے" فیضی نے بھرپور مسکراہٹ سے کہا تو اسکی بے شرمی پر سب سر پکڑ کر رہ گئے.

"بدتمیز بے شرم انسان ادھر آو میں دوں تمہیں رخصتی!!" فیضی کی امی نے صوفے کے پیچھے کھڑے کھڑے چپل سے نشانہ باندھ کر پوری قوت سے چپل پھینکی لیکن فیضی کے نیچے ہو جانے پر چپل بجائے فیضی کے پیچھے کھڑے عمار کو لگی جو کراہ کر رہ گیا.

"ادھر او میں بتاوں تمہیں، رخصتی چاہیئے تمہیں!!" داجان بھی جلال میں آ کر اٹھے اور اپنی چھڑی لیکر فیضی کے پیچھے بڑھے جو تسکین کا ہاتھ پکڑے داجی کی چھڑی سے

بچنے کی خاطر پورے گھر میں بھاگتا پھر رہا تھا. پورا امیر محل انکے خاندان کے قہقہوں اور کھلکھلاہٹوں سے گونج رہا تھا....

ختم شد...

☆______________________________☆

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

ختم شدہ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews